بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

نبوک 1356 ہش

ستمبر 1977ء

(بذریعہ)
محمد شفیق قیصر

Digitized by khalafat Library Rabwah

WITH

COMPLIMENTS

NISAR

&

COMPANY

IMPORTERS —— EXPORTERS

45. IFTIKHAR BUILDING,
Chauburji LAHORE. (Pakistan).

Cables : GENSUP

Telephones : { Office : 54176
Residence : 414533

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by khalafat Library Rabwah

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۲۰ — تبوک ۱۳۵۶ ہش / ستمبر ۱۹۷۷ء — نمبر ۹

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

○

نائبین

• نصیر احمد قمر • عبدالسمیع خان

○

پبلشر: محمد شفیق قیصر — پرنٹر: سید عبدالحی

مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان - دارالصدر جنوبی ربوہ

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ — چندہ سالانہ: دس روپے

فہرست

- قال اللہ تعالیٰ — صفحہ ۲
- قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم — ۳
- ہم کون ہیں؟ (اداریہ) — ۴
- حقیقی عید — ۵
- آؤ بچو! کہانی سنو (قسط ۴) — ۷
- حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ — ۹
- خرچی (کہانی) — ۱۳
- اٹھو اٹھ کے دکھاؤ رخ حبِ ملت کا (نظم) — ۱۶
- موت سے رہائی — ۱۷
- عبیر و جمیل — ۱۹
- ماہِ ستمبر۔ اسلامی و تاریخی واقعات — ۲۱
- اہم دینی معلومات — ۲۲
- شگفتہ شگفتہ — ۲۳
- گولی مارو — ۲۵
- ننھے ادیب — ۲۷
- بزمِ تشحیذ — ۳۶
- خبرنامہ تشحیذ — ۳۷
- بھائی جان سے ملاقات — ۳۹
- ناصرات کے صفحات — ۴۱
- میں کون ہوں؟ — ۴۳
- لطیفے — ۴۵
- مجالس کی دوڑ — ۴۵

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

قال اللہ تعالیٰ

"وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ" (بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور تیرے رب نے (اس بات کا) تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے کا۔

تشریح:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اسلام نے والدین کی خدمت کے لئے خاص ہدایات دی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من ادرك احد والدیه ثم لم یغفر له فالبعد الله عزّ وجلّ۔ رواہ احمد: (ابن کثیر جلد ۶ صـ ۶۱) یعنی جس شخص کو اپنے والدین میں سے کسی کی خدمت کا موقعہ ملے اور پھر بھی اس کے گناہ نہ معاف کئے جائیں تو خدا اس پر لعنت کرے۔ مطلب یہ کہ نیکی کا ایسا اعلیٰ موقعہ ملنے پر بھی اگر وہ خدا کا فضل حاصل نہیں کر سکا۔ تو جنت تک پہنچنے کے لئے ایسے شخص کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔"

(تفسیر کبیر از حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ جلد ۵ صـ ۳۳۔ سورۃ بنی اسرائیل)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ" (بخاری کتاب الدعوات)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف اور مصیبت کے وقت (یہ دعا) فرمایا کرتے تھے۔ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ" کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ سب سے بڑا اور حلیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑے عرش کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا بھی رب ہے۔

احمدی بچوں کو یہ دعا زبانی یاد کر لینی چاہیئے اور جب بھی کبھی انہیں کوئی تکلیف اور مصیبت محسوس ہو تو اس دعا کو پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے مصائب اور مشکلات سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

Digitized by khalafat Library Rabwah

ادارتیہ

ہم کون ہیں؟

عزیز بچو! ہم احمدی مسلمان ہیں۔ اور ہمارا مذہب دینِ اسلام ہے اس لئے ہم مسلمان کہلاتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبیؐ جن کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمام نبیوں سے افضل ہیں ہم آپؐ کی امت کہلاتے ہیں۔

ہمارے مسیح اور مہدیؑ جن کے ذریعہ ہم اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہوئے ہیں، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

ہمارے موجودہ امام اور خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ ہم سب نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس لئے ہم بیعتیں کہلاتے ہیں۔

ہم احمدی لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کریں اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ ہم سب خود دین کی تعلیم حاصل کریں۔ اچھی عادات اور عمدہ اخلاق اختیار کریں اور دین کی جو اچھی باتیں ہمیں معلوم ہو جائیں ہم پہلے خود ان پر عمل کریں اور پھر دوسروں کو سکھائیں تاکہ ہماری اچھی عادات اور اچھے اخلاق دیکھ کر دوسرے لوگ بھی جماعت احمدیہ میں شامل ہوں۔ اور پھر سب مل کر تمام دنیا میں اسلام کے پیغام کو پہنچانے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔

پیارے بچو! اگر ہم اچھے اور نیک بن جائیں گے تو اس سے ہمیں دو فائدے حاصل ہوں گے۔ سب سے اول یہ کہ ہمارا پیدا کرنے والا خدا ہم پر خوش ہوگا۔ جس کے بدلے میں وہ ہمیں ایسی نعمتیں دے گا جنہیں پا کر ہم ہمیشہ کے لئے سکھی اور خوش ہو جائیں گے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ باقی لوگ ہمارے نیک نمونے کو دیکھ کر نیک بننے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح دنیا میں نیک اور اچھے لوگ کثرت سے ہو جائیں گے۔ جو لوگ ہمارے نیک نمونہ اور ہمارے اچھے اخلاق کو دیکھ کر اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کریں گے ان کا بھی اچھا بدلہ ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے گا۔

احمدی بچوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم کون ہیں؟ اور ہمارے فرائض اور ذمہ داریاں کیا ہیں۔۔۔؟

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

حقیقی عید

از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ مارچ ۱۹۶۰ء کو عید کے موقعہ پر خطبہ عید ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ احمدی بچوں کو اس خطبہ کو غور اور توجہ سے پڑھنا چاہیئے اور پھر اس خطبہ میں حضورؓ نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے ان پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سب بچوں کو ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (ادارہ)

احادیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے موقعہ پر عیدگاہ میں آتے اور جاتے ہوئے بڑی کثرت کے ساتھ یہ تکبیر پڑھا کرتے تھے کہ:

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت بتاتی ہے کہ مومنوں کی حقیقی عید اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی عظمت کے بیان کرنے میں ہی ہے پس اگر ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عظمت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس کے نام کو پھیلا دیں، اس کی بڑائی کو ثابت کر دیں اور اپنی تمام کوششیں اور مساعی اس غرض کے لئے وقف کر دیں کہ خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو تو یقیناً ہماری عید حقیقی عید کہلا سکتی ہے لیکن اگر ہمیں اپنے فرائض کا احساس نہ ہو اور خدا تعالیٰ کی توحید کی اشاعت اور اس کی عظمت کے قیام کے لئے اسلام جن قربانیوں کا ہم سے تقاضا کرتا ہے ان قربانیوں کے میدان میں ہمارا قدم سست ہو تو پھر ہماری عید صحیح معنوں میں عید

Digitized by khalafat Library Rabwah

نہیں کہلا سکتی۔ پس آج میں اپنی جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں اس عید کو حقیقی رنگ میں منانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس ظاہری عید کو اس عظیم الشان روحانی عید کے حصول کا ایک ذریعہ بنانا چاہیئے جس میں ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کی بڑائی کی قائل ہو جائے

اگر دنیا میں خدا تعالیٰ کی بڑائی قائم نہ ہو تو ہماری عید کوئی عید نہیں۔ لیکن اگر اس کی بڑائی قائم ہو جائے اور دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائے تو اسی میں ہماری حقیقی عید ہے کیونکہ سچا غلام تبھی خوش ہوتا ہے جب اس کا آقا خوش ہو۔ غرض عید میں تبلیغ اسلام کی وسعت اور خدا تعالیٰ کی بڑائی دنیا میں قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور خدا تعالیٰ کی بڑائی اسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے۔ جب جماعت کے تمام افراد کیا چھوٹے اور کیا بڑے اور کیا مرد اور کیا عورتیں تبلیغ پر زور دیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے سب دنیا کو جمع کرنے کی کوشش کریں۔ بے شک پیش گوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تغیر ایک دن واقعہ ہو کر رہے گا اور دنیا خدا تعالیٰ کے آستانہ پر اپنا سر جھکا دے گی۔ مگر پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے دعاؤں اور قربانیوں اور جدوجہد سے کام لینا بھی ضروری ہوتا ہے۔

پس ہمیں اپنی تبلیغی مساعی کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا میں بلند سے بلند تر کرتے چلے جانا چاہیئے کیونکہ اسی میں ہماری عزت ہے اور اسی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور وہ آپ کو نیکی اور تقویٰ کے ساتھ خدمت اسلام کی توفیق بخشے اور آپ کی نسلوں میں بھی سچا ایمان پیدا کرے تاکہ قیامت تک خدائے واحد کا نام بلند ہوتا رہے اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام مذاہب کے جھنڈوں سے اونچا لہراتا رہے۔ اللّٰھم آمین!"

(الفضل - ۵ر اپریل ۱۹۶۵ء)

Digitized by khalafat Library Rabwah

قسط نمبر (۴)

آؤ بچو! کہانی سنو!

جناب رحمٰن خالد۔ لائلپور

ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کیا صفت ہوگی کہ وہ دوسری امتوں کی طرح گھٹنوں کے بل نہیں گرے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس لئے کہ اس امت کے نبی کو ہم نے وہ طاقتیں عطا کی ہیں کہ اس نے ہمیشہ ہر میدان میں فتح حاصل کی ہے۔ اس پر ہم عالم تصور میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ اپنے گھر تشریف رکھتے تھے ہم نے گھر کے باہر سے حضورؐ کو پکارا اور عرض کی ؎

"ہم سوئے خیرِ امم تجھ سے ہوا اے خیرِ رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے"

فتح

حجرات

ذٰرِیٰتِ

طور

والنجم

- اس پر اللہ تعالیٰ کی یہ آواز ہمارے کانوں میں گونجی کہ ہمارے نبیؐ کو کمروں کے باہر سے مت آواز دو۔ انتظار کرو کہ وہ خود باہر آئے۔
- اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ صحابہؓ کی جماعتیں دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کو پھیلا رہی ہیں
- اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ پیشگوئی جو ان کو طور پر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دی تھی کہ دنیا کے سامنے پیش کر کے صحابہؓ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو پیش کر رہے ہیں۔
- اور صحابہؓ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرا ہر صحابیؓ روحانی آسمان کا ستارہ ہے

Digitized by khalafat Library Rabwah

- ستارہ کا لفظ جب ہمارے کانوں نے سنا تو ہم نے ایک اور نظارہ دیکھا کہ رات اندھیری ہے۔ چاند نکلا ہوا ہے۔ اور نبیوں کے سردار رسولوں کے فخر اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور مکہ کے لوگ کافی جمع تھے۔ حضورؐ نے ایک انگلی سے چاند کو اشارہ کیا اور چاند شق ہو گیا۔

قمر

- اس پر لوگ پکارنے لگے کہ یہ تو کھلا کھلا جادو ہے۔ ہم نے ان سے کہا کہ ایک بشر کی یہ کہاں طاقت ہے کہ وہ چاند کو شق کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن کے مظہر کامل ہیں اس لئے آپؐ کے ہاتھوں یہ معجزہ ظاہر ہوا

رحمٰن

- شقِ قمر کا معجزہ ظاہر کرتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور آپ جو یہ بات کہتے ہیں کہ قیامت آئے گی یہ بات ضرور واقعہ ہو کر رہے گی۔

واقعہ

- عام محاورہ تو یہ ہے کہ لوگ جب کسی بات کی اہمیت واضح کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں "یہ بات پتھر پر لکیر ہے" پتھر تو ٹوٹ سکتا ہے۔ ہم یوں کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ایک نہ ایک دن قیامت برپا ہو گی۔ ہم حضورؐ کی اس بات کی اہمیت واضح کرنے کے لئے یوں کہتے ہیں کہ یہ بات لوہے پر لکیر ہے۔

حدید

- اس پر لوگ پھر بھی ہم سے جھگڑا کرنے لگے۔

مجادلہ

- ہم نے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جو ٹل نہیں سکتا کہ تمام لوگ مر جائیں گے اور پھر حشر کے دن سب کو اکٹھا کیا جائے گا۔

حشر

- اور قیامت کے دن اور حشر کے روز کی ہر بات ہمارا امتحان لینے والی ہو گی۔

ممتحنہ

(باقی آئندہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید عابد حسین عزیز۔ (جامعہ احمدیہ) ربوہ

حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان پانچ عظیم شخصیتوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قصرِ احمدیت کی بنیاد قرار دیا تھا۔

آپؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود فرزند تھے جیسا کہ اللہ جلشانہٗ نے آپؓ کی ولادت سے پانچ ماہ قبل اپنے برگزیدہ بندہ کو مخاطب کرکے فرمایا تھا:۔

"یَاتِی قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ
وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ لَیْسَ
لِلّٰہِ وَجْھَکَ وَیُتِمُّ
نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ۔ سَیُوْلَدُ لَکَ
الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْکَ
الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ"

یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا اور خدا تیرے منہ کو بشاش کرے گا اور تیرے برہان کو روشن کردے گا اور تجھے ایک بیٹا عطا کرے گا اور فضل تجھ سے قریب کیا جائیگا اور میرا نور نزدیک ہے۔

ان بشارات ربانیہ کے مطابق ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء بروز جمعرات حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپؓ سے بہت پیار کیا کرتی تھیں اور آپ کو پیار سے "بشویٰ" کہہ کر پکارا کرتی تھیں۔

بچپن میں آپؓ کو آنکھوں کی بیماری کی تکلیف ہو گئی، اس تکلیف کے سبب آپ کی پلکوں کے کنارے سرخ اور موٹے رہتے تھے یہ بیماری خاصی دیر تک رہی۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضور دعا کی تو ۱۸۹۶ء میں حضورؑ کو الہام ہوا "برق یلمع بشیر"

Digitized by khalafat Library Rabwah

جس کے نتیجہ میں ایک ہفتہ کے اندر آپ کی آنکھیں بالکل ٹھیک ہو گئیں۔

تعلیم

قرآن مجید آپؓ نے حضرت پیر منظور محمدؐ صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن سے پڑھ آپ کی آمین ۲۰ نومبر ۱۹۰۱ء کو ہوئی۔

۱۹۰۱ء میں سکول میں داخل ہوئے ۱۹۱۰ء میں میٹرک کا امتحان آپؓ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا۔ اور کلاس میں اول آئے۔ بعد ازاں گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا اسی کالج سے ۱۹۱۲ء میں آپ نے ایف اے کا امتحان پاس کیا اور کالج چھوڑ کر بی اے کا پرائیویٹ امتحان دیا اور شاندار کامیابی حاصل کی۔ ایم اے عربی کا امتحان بھی پرائیویٹ دیا اور مئی ۱۹۱۶ء میں آپ نے یہ امتحان بھی پاس کر لیا۔

شادی

آپ کا نکاح ۱۳ ستمبر ۱۹۰۲ء کو صاحبزادی سرور سلطانہ بنت مولانا غلام حسن پشاوری سے ہوا اور مئی ۱۹۰۶ء میں شادی عمل میں آئی۔

شاعری

آپ نے ۱۹۰۸ء میں شاعری شروع کی آنمازیں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح میں نظم کہی۔ جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

"گئے اسلام کے خطرے کے دن جب سے کہ تو آیا
خدا سے کشتی اسلام کا اب ناخدا تو ہے"

آپ کے کلام کا مجموعہ "گلدستہ عرفان" کے نام سے ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا

خدمات

آپؓ نے جماعت کے مختلف عہدوں پر بڑی جانفشانی سے کام لیا اور اپنی ان ذمہ داریوں کو جو آپ کے سپرد ہوئی تھیں۔ بڑی خوشی اسلوبی سے نبھایا۔ آپ کو پہلی بار جو عہدہ ملا وہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبر کا تھا جس پر آپ کو حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ نے مارچ ۱۹۱۱ء میں مقرر فرمایا۔ نہایت زیرک اور صاحب فہم ہونے کی وجہ سے آپؓ کبھی کبھی مجلس معتمدین کی صدارت بھی کرتے تھے۔ علاوہ ازیں آپؓ نے جماعت کے جن اہم عہدوں پر کام کیا وہ یہ ہیں:-

مدیر الفضل، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ کے آنریری ٹیچر اور پرنسپل، مبلغین کلاس کے نگران، مدیر ریویو آف ریلیجنز، افسر تعلیم، افسر مدرسہ احمدیہ۔ ناظر امور عامہ، ناظر تعلیم و تربیت، ناظر اعلیٰ، امیر مقامی۔ ناظر تالیف و تصنیف، ممبر نظارت امور عامہ، صدر کالج کمیٹی۔ جلسہ سالانہ کی کمیٹی کے نگران اعلیٰ۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

ان کے علاوہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی علالت کی وجہ سے کئی سال جلسہ سالانہ کا افتتاح فرماتے رہے۔ پہلی مجلس مشاورت ربوہ میں آپ کی زیر صدارت منعقد ہوئی تھی۔

وفات

سالہا سال تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات سرانجام دینے کے بعد وہ وقت آ ہی گیا جو اٹل ہے۔ آپ کی آخری بیماری کا آغاز جون ۱۹۶۳ء میں ہوا۔ علاج کی غرض سے آپ لاہور تشریف لے گئے اور میو ہسپتال میں آپ کا علاج ہونے لگا۔ لیکن باوجود علاج کے آپ کی صحت بہت گر گئی اور آپ ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء شام کے وقت پچھتر کر ۲۸ سنٹ پر ۲۳ ریس کورس میں عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ جنازہ لاہور سے رات کے سوا دس بجے روانہ ہو کر ساڑھے تین بجے رات ربوہ پہنچا اور ۳ ستمبر کو آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) نے جنازہ پڑھایا۔ اس جنازہ میں ۱۵ ہزار بیرونی و مقامی احباب نے شرکت کی۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

صورت و سیرت

شکل نورانی۔ قد لمبا۔ وجیہہ چہرہ۔ موٹی موٹی آنکھیں مگر نیم وا آنکھیں۔ ابھری ہوئی ناک۔ بھرے ہاتھ پاؤں اور جسیم بڑا ہی پُروقار وجود تھا۔

لباس نہایت سادہ زیب تن فرماتے تھے۔ تنگ لباس بہت ہی ناپسند فرماتے تھے۔ عام طور پر ڈھیلا سا پاجامہ۔ سفید قمیص، سفید شلوار۔ لمبا کلہ کوٹ پگڑی اور دیسی جوتی۔

خوراک بھی بہت سادہ ہوتی تھی۔ پرتکلف اور مرغن کھانوں کے۔ ارادہ نہ تھے۔ کھچڑی اور پالک کا ساگ جو گوشت میں پکا ہوتا تھا۔ بڑے شوق سے تناول فرماتے پھلوں میں آم اور کیلا آپ کو بہت مرغوب تھا۔

آپ کا دل عشق الٰہی سے معمور تھا۔ ہر کام میں رضائے الٰہی کی جستجو ہوتی تھی۔ ہر حالت میں تنگی اور آسانی۔ آرام و رنج میں تقدیر الٰہی پر راضی رہتے تھے اور شکوہ و شکایت کبھی زبان پر نہ لاتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو بہت ہی عشق تھا۔ اس عشق کی بنا پر آپ نے "سیرۃ خاتم النبیین" اور "سیرت المہدی" جیسی عظیم کتب بیں مرتب فرمائیں۔ بچپن سے ہی آپ بڑے خوددار اور حساس طبیعت کے مالک تھے۔ دوسروں کے جذبات و احساسات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ بچوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع کرتے تھے۔ انہیں بہت پیار کرتے تھے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپؓ نے کبھی اپنے ماتحتوں سے سخت کلامی نہ کی۔ جماعت کے نوجوانوں کی تربیت کا آپؓ کو بہت خیال تھا اور وقتاً فوقتاً اس کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ عظیم حوصلہ رکھنے والے اور زبردست قوتِ برداشت کے مالک تھے۔ اکرامِ ضیف، اسعادہ کی تعدد۔ بیمار پرسی، اظہارِ تعزیت آپؓ کے نمایاں اوصاف تھے۔ اسلامی مساوات کی روح آپ میں موجزن تھی۔ باوجود ایک عظیم الشان ہستی ہونے کے کبھی یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ لوگوں میں بیٹھنے کے لئے آپؓ کی خاطر کوئی خاص جگہ بنائی جائے۔

خدمت دین اور جماعتی معاملات میں دلچسپی لینے میں آگے آگے تھے۔ جماعت کے کام کی وجہ سے دن اور رات کی بالکل پرواہ نہ کرتے تھے۔ آپ ہر چیز کا گہرا مطالعہ کرتے تھے۔ بدعات سے سخت نفرت کرتے تھے۔ سلسلہ کے اموال اور امانتوں کی حفاظت کا بڑا خیال رہتا تھا۔ باغات لگانے۔ فنِ تعمیر کا اہم تاریخی عکسی تصاویر محفوظ رکھنے اور تبرکات کی حفاظت کا آپ کو بہت ہی شوق تھا۔ مذہبی تعلیم حاصل کرنے والے۔ بچوں اور بچیوں کو خاص قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے۔ اطاعتِ امام کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ بعد انکساری آپ میں بہت ہی نمایاں تھی۔

علمی خدمات

آپؓ نے بہت سی کتب تصنیف فرمائیں جو کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں زبردست حیثیت رکھتی ہیں۔ چند کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

سیرۃ خاتم النبیینؐ، سیرۃ المہدیؑ۔ سلسلہ احمدیہ ۱۹۳۹ء تک کی تاریخ تبلیغ ہدایت، ہمارا خدا، کلمۃ الفصل، الحجۃ البالغہ، ختم نبوت کی حقیقت، چالیس جواہر پارے، سیرت طیبہ، درِ منثور، درِ مکنون، آئینہ جمال، خاندانی منصوبہ بندی، عید کی قربانیاں، اتمامِ حجت کرنے کے گر۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی آپؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین!

○

یاد رکھنے کی باتیں

کتابچہ یاد رکھنے کی باتیں چھپ چکا ہے مجالس اطفال الاحمدیہ اور بچے ہم سے منگوا کر استفادہ کریں۔

محمود ڈاک خانہ

(منیجر شعبہ اشاعت)

Digitized by khalafat Library Rabwah

(سندھی سے ترجمہ)

خرچی

جناب مخمور احمد منیب شاہد

عارف نے سکول جاتے ہوئے اپنی معصوم آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے خرچی کے لئے اپنا ننھا سا ہاتھ اپنی ماں کی طرف بڑھایا اور نہایت ہی معصومیت سے کہا۔ "امّی.....! خرچی...؟"

عارف کی امّی نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بڑے پیار سے جواب دیا۔ "بیٹا ابھی کھلے میرے پاس نہیں ہیں سکول سے واپس آکر بہت سے پیسے لے لینا ——"

عارف نے روہانسا ہو کر کہا۔ "سکول اب جاؤں اور خرچی آکر لوں —— تو پھر میں سکول میں کیا خرچ کروں گا؟"

عارف کی امی نے ایک بار پھر سمجھانے کی کوشش کی۔ "بیٹا..... تو اب کھلے پیسے نہیں ہیں ——!!"

لیکن عارف نے ضد کی اور کہا۔ "لائیے مجھے دیں میں کھلے کرا دیتا ہوں ——"

عارف کی امی نے بڑے پیار سے کہا۔ "بیٹا دیکھو ضد نہ کرو آج سکول چلے جاؤ۔ دوپہر کو تمہارے ابا سے بہت سی خرچی لے کر دوں گی۔"

عارف نے جواباً چلاتے ہوئے کہا۔ "نہیں امّی جان! مجھے ابھی خرچی چاہیئے۔ سکول میں سب لڑکے چیزیں کھائیں اور میں تکتا رہوں۔"

عارف کی امی نے عارف کے گلاب جیسے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ "بیٹا دیکھو بیٹا شور نہ کرو کچھ عقل سے کام لو تم تو بچے پاگل لگ رہے ہو۔"

عارف نے سسکتے ہوئے جواب دیا۔ "پاگل میں کیوں ہوں۔ پاگل تو گدھے بندر میں ہوتے ہیں۔ جس میں نے خرچی مانگی اور آپ نے مجھے پاگل کہہ دیا ——"

ماں نے کہا۔ "بیٹا تم نہیں سمجھتے تو میں تمہیں مزید کیا کہوں۔ دیکھو کھلے پیسے ہوتے ہیں تو میں تمہیں دیا نہیں کرتی؟"

عارف نے کہا۔ "کب دیتی ہیں کل شام

Digitized by khalafat Library Rabwah

کو دیا تھا وہ بھی صرف ایک آنہ اور وہ بھی میں نے رو رو کر لیا تھا ——"

ماں نے پیار سے اپنے عارف کی طرف دیکھا اور کہا۔ "لیکن بیٹا اگر میرے پاس بہت سے پیسے ہوں تو کیا میں تم جیسے چاند سے بیٹے کو خوش ہوتے ہوئے خرچی نہ دوں تم تو میرے پیارے بیٹے ہو ——"

عارف بھر کر کہنے لگا۔ "ہوں! میں آپ کا پیارا بیٹا کہاں ہوں۔ اپنی ماں کا پیارا بیٹا تو میرا دوست اسلم ہے جس کی امی اسے دن میں کئی روپے دیتی ہیں ——"

ماں نے پھر سمجھایا۔ "لیکن بیٹے میرے پاس بھی اگر روپے ہوں تو تم جیسے بیٹے کو دوں؟"

عارف کہنے لگا۔ "ہاں آپ کہاں مجھے دینے لگیں۔ آپ تو عید کے دن بھی مجھے صرف آٹھ آنے دیتی ہیں اور اسلم ایک ہی دن میں ایک روپیہ خرچ کر دیتا ہے ——"

ماں نے اپنے ناسمجھ بچے کو بڑے پیار سے سمجھایا۔ "لیکن بیٹا اس کے ابا بڑے آدمی ہیں۔"

عارف چونکا۔ "تو کیا میرے ابا چھوٹے آدمی ہیں۔ امی میرے ابا تو اسلم کے ابا سے بڑے ہیں۔ اسلم کے ابا تو میرے ابا کے کندھوں تک بھی نہیں آتے۔ اسلم کے ابا تو بہت چھوٹے ہیں"

عارف کی امی اس کی معصومیت پر مسکرا کر کہنے لگیں۔ "بیٹا قد میں نہیں۔ اسلم کے ابا تمہارے ابا سے دولت میں بڑے ہیں روپوں کے لحاظ سے بڑے ہیں ——"

عارف نے معصومیت سے کہا۔ "امی پھر ابا بھی ہماری جیدی روپوں پیسوں کے لحاظ سے بڑے کیوں نہیں بن جاتے؟"

امی نے کہا۔ "بیٹا تمہارے ابا ایک معمولی کلرک ہیں اور اسلم کے والد ایک بہت بڑے افسر ہیں ——"

عارف کہنے لگا۔ "تو پھر ابا بھی افسر کیوں نہیں جاتے نا —— ! ابا بھی اسلم کے ابا کی طرح کار میں گھوما کریں —— ابا بھی میرے لئے اسلم کی طرح کی چھوٹی سی سائیکل لے دیں اور ابا مجھے بھی اسلم کی طرح اچھے اچھے کپڑے لے دیں —— آخر امی! ابا بھی افسر کیوں نہیں بن جاتے ہیں —— بتایئے نا —— !"

عارف کے ایک ہی سانس میں اتنے سارے مطالبات سن کر اس کی امی نے صرف اتنا جواب دیا۔ "تم تو پگلے بیٹے ہو —— نا سمجھ معصوم پگلے بیٹے ——"

عارف نے غصہ میں کہا —— پاگل —— پاگل —— پاگل —— صرف خرچی مانگی تو پاگل بن گیا ——"

عارف کی امی نے کہا۔ "بیٹا تو پھر تجھے اور کیا کہوں —— ؟ کچھ تو سمجھ۔ اگر میرے پاس کھلے ہوتے تو کیوں نہیں تمہیں نہ دیتی —— ؟"

Digitized by khalafat Library Rabwah

لیکن عارف نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔
"مجھے تو خرچی چاہیئے اور میں کچھ نہیں جانتا۔"
ماں نے ایک بار پھر "مانا ——— مل
بہت سی خریدی لے گی سکول سے واپس آکر لے لینا"
عارف نے پیر پٹخ کر کہا ——— "نہیں۔
نہیں ——— ابھی ——— اور بس ابھی۔"
ماں نے کہا "دیکھو بیٹا عارف! ضد نہ
کرو۔ سکول سے دیر ہو جائے گی۔ ماسٹر صاحب
ناراض ہوں گے ———"
اس پر عارف نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔
"اچھا تو دوپہر کو سکول سے واپس آکر
ضرور خرچی لوں گا ——— ڈبل خرچی ———
آج اب کا اور آنہ دوپہر کا ——— دو آنے
لوں گا ———!"
ماں نے کہا۔ "ہاں ہاں تم دو آنے
ہی لے لینا ———!"
اس پر عارف تقریباً خوش ہوتے ہوئے
بولا۔ "اگر دو آنے نہ دیئے تو امی جان میں
نہا دھو لوں گا میں کھانا بھی نہیں کھاؤں گا۔
ہاں ——— بے شک آپ مناتی رہیں ——— اچھا
تو میں سکول جا رہا ہوں ———"
عارف سکول جانے کے لئے دروازے
کی طرف بڑھا اور ماں کو کہتا گیا ———
"امی خرچی ضرور لوں گا ——— ضرور
لوں گا ——— سکول سے واپس آتے ہی"

عارف سکول چلا گیا اور ماں نے حسرت
بھری اور اشکبار آنکھوں سے ایک بار عارف
کو سکول جاتے دیکھا اور پھر اپنی خالی جیب کو
اور سوچنے لگی ——— "اے کاش میرا پیارا
بیٹا عارف ایسی ضد نہ کرے ——— !!"

دُنیا کے بچے

● انگریز بچہ صبح اُٹھتے ہی اخبار دیکھتا ہے
تاکہ معلوم کرے دنیا میں کیا ہو رہا ہے

● فرانس کا بچہ۔ صبح اُٹھتے ہی اپنے بستر
کی طرف دیکھتا ہے کہ میلا تو نہیں۔ پھر اپنے
لباس کی طرف دیکھتا ہے اور اپنی صفائی پر
فخر کرتا ہے۔

● ترک بچہ بستر سے اُٹھتے ہی اپنا خنجر تلاش
کرتا ہے اور اپنی قوم کی بہادری پر فخر کرتا
ہے۔

● عربی بچہ اُٹھتے ہی اپنا نیزہ لے کر ریت
کے ٹیلے پر کھیلنے چلا جاتا ہے اور اپنے
باپ دادا کے کارناموں پر فخر کرتا ہے

● احمدی بچہ اذان کے ساتھ اُٹھتا ہے۔ وضو کر کے
نماز پڑھتا ہے پھر قرآن مجید کی تلاوت کرتا
ہے تبلیغ کرتا اس کا دلچسپ مشغلہ ہے

(بشریٰ سعید۔ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

اُٹھ اور اُٹھ کے دکھا زورِ حُبِّ ملّت کا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

بلا کی آگ برستی ہے آسماں سے آج
ہیں تیر چھوٹ رہے تقدیر کی کماں سے آج

اُٹھ اور اُٹھ کے دکھا زورِ حُبِّ ملّت کا
یہ التجا ہے مری پیر اور جواں سے آج

جو دل کو چھید دے جا کر عدوِ مسلم کے
وہ تیر نکلے الٰہی مری کماں سے آج

خدا ہماری مدد پر ہے جو کہ ہیں مظلوم
مٹائے گا وہ عدو کو مرے جہاں سے آج

جلا کے چھوڑیں گے اعدا کے کینہ پرور کو
نکل رہے ہیں جو شعلے دلِ تپاں سے آج

عدو یہ چاہتا ہے ہم کو لامکاں کر دے
ہمیں بھی آئے گی امداد لامکاں سے آج

دعائیں شعلہ جوالا بن کے اتریں گی
جلا کے رکھ دیں گے اعداء کو ہم فغاں سے آج

شہید ہوں گے جو اسلام کی حفاظت میں
ملائکہ ہوں گے وہی اپنے دلستاں سے آج

انھیں کے نام سے زندہ رہے گا نامِ وطن
گھروں سے نکلیں جو ہاتھ دھو کے جاں سے آج

مشامِ جاں معطّر کرے گی جو خوشبو
مہک رہی ہے وہی میرے بوستاں سے آج

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

انگریزی سے ترجمہ

موت سے رہائی

جناب نصیر احمد خان ربوہ

یہ ۱۸۷۰ء اور ۱۸۷۱ء کا واقعہ ہے۔ جب جرمنی اور فرانس کے درمیان جنگ ہو رہی تھی۔ فرانسیسی سپاہیوں کی ایک کمپنی فرانس کے جنوب میں ایک گاؤں سے گزر رہی تھی کہ کچھ دیہاتیوں نے ان پر فائرنگ کر دی اور چھ سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔

فرانسیسی سپاہیوں کو اس حادثہ سے بہت غصہ آیا اور ان کے کیپٹن نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ اس طرز کا واقعہ آئندہ پیش نہیں آنے دے گا۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ چھ دیہاتیوں کو گولی مار دی جائے۔ چھ آدمیوں کو پکڑ کر لایا گیا اور انہیں میئر کے گھر میں بند کر دیا گیا۔

فرانسیسی کیپٹن نے صرف پادری کو ان سے ملنے کی اجازت دی کیونکہ اگلے دن انہیں گولی ماردی جانی تھی۔ پادری ان کے پاس پہنچا۔ اس نے دیکھا ان کے چہروں سے خوف جھلک رہا ہے اور ان میں سے کچھ تو خوف کی وجہ سے اس کی باتیں بھی نہیں سن رہے تھے۔ ان چھ آدمیوں میں سے ایک آدمی کی بیوی فوت ہو چکی تھی اور وہ پانچ بچوں کا واحد سہارا تھا وہ اپنے بچوں کی بدقسمتی پر زار و قطار رو رہا تھا۔ اُس کی خواہش تھی کہ فرانسیسی اس کے بچوں کو بھی گرفتار کر کے ہلاک کر دیں تاکہ وہ بھیک مانگنے کی زندگی سے بچے رہیں۔

پادری کو اس کی حالت پر بہت ترس آیا۔ اس نے ہر طرح سے اسے دلاسا دیا۔ ادھر سے فارغ ہو کر پادری کیپٹن کی رہائش گاہ پہ گیا۔ جہاں کیپٹن رات گزارنے کے لئے ٹھہرا ہوا تھا

Digitized by khalafat Library Rabwah

پادری نے کچھ بولنے کے لئے اجازت طلب کی اور گویا ہوا :-

"چھ سپاہیوں کی موت کے بدلے میں تمہیں چھ آدمی دے دیئے گئے ہیں۔ چھ سپاہیوں کو ہلاک کرنے میں ان میں سے کسی نے بھی حصہ نہیں لیا ——— تمہاری یہ خواہش ہے کہ تم مجرموں کو سزا دو تم صرف ہمارے گاؤں کی مثال پیش کرنا چاہتے ہو کہ تمہیں کسی اور جگہ اس قسم کے واقعہ کا سامنا نہ کرنا پڑے ——— تمہیں اس سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا کہ وہ کون آدمی ہیں جنہیں تم شوٹ کرنا چاہتے ہو۔ تمہیں صرف ان کی قربانی سے مقصد ہے تاکہ دوسروں کے لئے ان کی موت عبرت کا نشان ہو ——— میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم سے کہوں کہ مجھے اس آدمی کی جگہ لینے دو جس کے پانچ بچے اس کی موت کے بعد بہت سی مصیبتوں کا شکار ہو جائیں گے۔ ہم سب بے گناہ ہیں لیکن میری موت تمہارے مقصد کو پورا کر دے گی۔"

کیپٹن نے اس کی باتوں کو بے دلی سے سنا اور پادری کو اس آدمی کی جگہ بند کر کے اُسے رہا کر دیا۔

خوش قسمتی سے یہی واقعہ غرانسیسی جنرل کو اسی شام سنایا گیا۔ جنرل بہت خوش ہوا۔ اس نے کیپٹن کو حکم دیا کہ پادری کے سوا باقی تمام قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔"

○

ذہنی ورزش

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں شہروں اور ملکوں کے نام چھپے ہوئے ہیں انہیں ذرا تلاش تو کریں:-

(۱) نوکر کا آقا دیا نہیں جلاتا

(۲) میرا رب وہ ہے جو زمین اور آسمان کا مالک ہے۔

(۳) یہ کافر انسانیت کے نام سے واقف نہیں

(۴) اسلم چارزن کے بعد آئے گا۔

(۵) خرم اس بلی کو مار دو، سلمہ کے کپڑے گندے نہ کرے

(۶) یہ مکرانی چیں چیں بہت کرتا ہے۔

(۷) ملک نہیں بزدل کو زمانے میں ٹھکانہ

(۸) فقیر درد بھری آواز میں کہہ رہا تھا۔ بھلا ہو! راہ خدا میں کچھ دے جاؤ۔

(بشریٰ لبنیٰ۔ جہلم)

○

(جواب کسی اور صفحے پر دیکھئے!)

Digitized by khalafat Library Rabwah

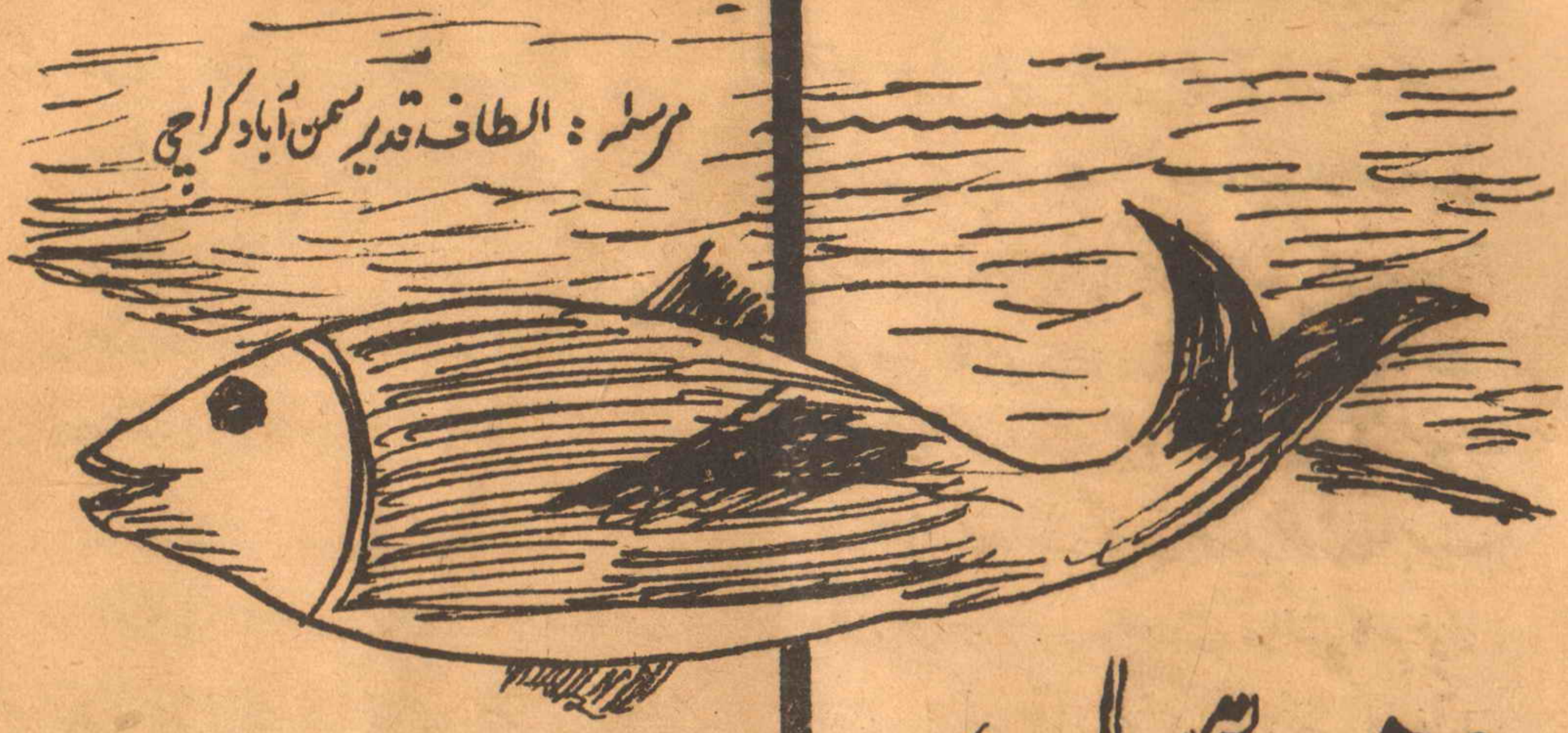

مرسلہ: الطاف قدیر سمن آباد کراچی

عنبر وہیل

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ صحابہ کرامؓ کو ایک مہم پر بھیجا اور حضرت ابوعبیدہؓ کو اس قافلے کا امیر مقرر کیا۔ ان صحابہؓ کے ذمہ قریش کے ایک قافلے کو روکنا تھا ——

حضرت جابرؓ جو اس قافلے میں شامل تھے انھوں نے واپسی پر بتایا کہ ایک دن ہم سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے کہ ہمیں ایک ٹیلا سا نظر آیا جب ہم اس کے قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ عنبر نامی مچھلی ہے جو کنارے پر مری پڑی ہے

ابوعبیدہؓ نے کہا۔ "یہ مُردار ہے اسے نہیں کھانا ——"

لیکن تھوڑی دیر بعد بولے کہ "ہم اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہیں اور مجبوری بھی ہے اس لئے ہم کھا سکتے ہیں۔"

ہم نے اس مچھلی پر ایک ماہ گزارا کیا ہم تین سو آدمی تھے مچھلی کا کر سب خوب موٹے ہو گئے۔ اس مچھلی کی آنکھوں کے گڑھے سے مشکیزے بھر بھر کر تیل نکالتے اور بیل کے برابر اس کے ٹکڑے کاٹتے۔ ایک دفعہ ہم میں سے ابوعبیدہؓ نے تیرہ آدمی چنے اور انھیں اس مچھلی کی آنکھ میں بٹھا دیا وہ سب اس میں سما گئے۔ ابوعبیدہؓ نے اس کی ایک پسلی کو کھڑا کیا وہ اتنی بڑی تھی کہ سب سے بڑے اونٹ پر وہ سوار ہو کر اس کے نیچے سے بآسانی گزر گئے۔ ہم نے اس مچھلی کے گوشت کے بھنے ہوئے ٹکڑے بطور زادِ راہ رکھ لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو حضرت محمد مصطفیٰؐ (اللہ تعالیٰ کی ان پر ہزاروں رحمتیں اور برکتیں ہوں) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس مچھلی کا ذکر آیا تو آپؐ نے فرمایا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ رزق مہیا کیا تھا۔ کیا اس گوشت کا کوئی حصہ تمہارے پاس باقی ہے؟ ہمیں تو کھلاؤ!"

ہم نے رحمۃ للعالمین کو کچھ گوشت دیا جو آپ نے بڑے شوق سے تناول فرمایا۔

عنبر مچھلی جسے SPERM WHALE بھی کہتے ہیں وہیل ہی ایک قسم ہے۔ دنیا میں وہیل مچھلی کی کئی اقسام پائی جاتی ہیں۔ انہی میں دنیا کی سب سے بڑی مخلوق یعنی بلو وہیل بھی ہے۔ عنبر وہیل اپنے مخصوص جبڑے کی وجہ سے دوسری مچھلیوں میں سے بہت جلد شناخت کی جا سکتی ہے یہ تقریباً ۶۰ فٹ لمبی ہوتی ہے اور تقریباً ۹۰ بیرل اعلیٰ درجہ کا سفید تیل اس میں سے نکلتا ہے جس میں سے ۶ بیرل اس کے سر سے نکل آتا ہے۔ یہ تیل جلا کر روشنی حاصل کرنے، چکنائی کے لئے، گھوڑے کے لئے پالش اور چھتری کے دستے وغیرہ بنانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمتی خوشبوؤں کا لازمی عنصر Ambergris دنیا میں صرف وہیل ہی سے حاصل ہوتا ہے عنبر مچھلی کا تیل مختلف قسم کے پینٹ، ادویات، کوسمیٹکس، صابن، آرائشی اور حفاظتی کوٹنگ کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یورپ میں مصنوعی گھی بنانے کے لئے بطور پیمانہ یہی تیل استعمال ہوتا ہے۔

وہیل کی نظر اور قوت شامہ زیادہ اچھی نہیں ہوتی لیکن اس کی سننے کی قوت چمگادڑ کی طرح تیز ہوتی ہے۔ بعض سائنسدان ایسا خیال کرتے ہیں کہ وہیل مچھلی "چوں چوں" کی مشابہ آواز پانی میں نکالتی ہے اور اس کی بازگشت سے اپنے شکار کو بہت صحیح اندازے پر پکڑ لیتی ہے عنبر مچھلی کے دانت تجارتی طور پر تھوڑی اہمیت رکھتے ہیں ان پر خوب صورت آرائشی کام جو کہ بہت باریک ہوتا ہے کر کے فروخت کیا جاتا ہے اسے SCRIMSHAW کہتے ہیں۔

O

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں

پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور

فون نمبر ۶۲۵

کوپیاں درکار ہیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

ماہِ ستمبر ○ اہم اسلامی و تاریخی واقعات

یکم ستمبر ۱۹۴۷ء : صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی بنیاد رکھی گئی۔

۲ر " ۱۹۶۳ء : حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ کا انتقال ہوا

۳ر " ۱۹۴۷ء : کوائے احمدیت قادیان سے پاکستان منتقل ہوا

۵ر " ۱۹۴۸ء : امریکن احمدیوں کا پہلا سالانہ جلسہ "ڈیٹن" کے مقام پر منعقد ہوا

۶ر " ۱۹۳۴ء : حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) بغرض تعلیم پہلی بار انگلستان تشریف لے گئے۔

۷ر " ۶۲۲ء : "دارالندوہ" میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

۹ر " ۱۹۷۶ء : چین کے عظیم رہنما ماؤزے تنگ کا انتقال ہوا

۱۱ر " ۱۹۴۸ء : قائداعظم محمد علی جناح رضؓ کی وفات ہوئی۔

۱۴ر " ۱۹۳۶ء : قادیان میں مجلس انصار سلطان القلم قائم ہوئی

۱۵ر " ۱۹۴۷ء : پاکستان میں روزنامہ "الفضل" کا اجرا ہوا۔ ایڈیٹر شیخ روشن دین صاحب تنویر تھے۔

۱۸ر " ۱۹۴۹ء : حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا "داغِ ہجرت"

۱۹ر " ۱۹۲۴ء : حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا انتقال ہوا

۲۳ر " ۱۹۲۴ء : لندن کی ویمبلے کانفرنس میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (مدظلہٗ) نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مضمون "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" پڑھا

۲۷ر " ۱۹۶۶ء : حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکملؔ کی وفات ہوئی۔

۲۸ر " ۱۹۵۰ء : یمن کا یوم آزادی۔

۲۹ر " ۱۹۷۰ء : مصر کے صدر جمال عبدالناصر کا انتقال ہوا۔

۳۰ر " ۱۹۲۵ء : پاکستان اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

(عبد السمیع خان ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

اہم دینی معلومات

س: "ح" سے شروع ہونے والے خدا تعالیٰ کے اسماء لکھئے!

ج: اَلْحَکَمُ : فیصلہ کرنے والا
اَلْحَسِیْبُ : کفایت کرنے والا
اَلْحَکِیْمُ : حکمت والا
اَلْحَلِیْمُ : بردبار
اَلْحَفِیْظُ : حفاظت کرنے والا
اَلْحَمِیْدُ : خوبیوں والا
اَلْحَیُّ : زندہ
اَلْحَقُّ : سچا

س: قرآن مجید پر اعراب کس نے لگوائے تھے؟

ج: حجاج بن یوسف ثقفی نے

س: غزوات کی کل تعداد کتنی ہے؟

ج: اٹھائیس (۲۸)

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس دن کو "یوم الحرام" کہا تھا؟

ج: حجۃ الوداع کے دن کو

س: اسلامی تاریخ میں پہلی مرتبہ بیت المال کس نے قائم کیا؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

س: شاعر رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟

ج: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو۔

س: حضرت عثمانؓ کی کنیت لکھئے:۔

ج: ابوعبداللہ

س: مدینہ کے پہلے شخص کا نام بتائیے جو مسلمان ہوا؟

ج: حضرت ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

○

ہفت روزہ بدر

الفضل

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔

اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

(مدیر الفضل ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

لطیفہ

سبق

ایک یہودی نے طے کر رکھا تھا کہ اپنے بیٹے کو اپنے نظریات کے مطابق ڈھالے گا۔ اس نے ننھے ایبی کو ایک اونچی میز پہ کھڑا کیا اور بولا:-

"ایبی چھلانگ لگاؤ!"

"مجھے چوٹ لگ جائے گی۔" ایبی نے ڈر کر کہا۔

"میں جو کہتا ہوں وہ کرو! چوٹ ہرگز نہیں لگے گی۔ میں تمہیں پکڑ لوں گا۔"

"پاپا میں چھلانگ نہیں لگا سکتا۔" ایبی نے احتجاج کیا۔

"بے وقوف کے بچے! فوراً کودو! میں تمہیں سنبھال لوں گا۔ ڈرو مت!"

ایبی نے قدرے تامل کیا۔ پھر آنکھیں بند کر کے چھلانگ لگا دی۔ یہودی پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا اور بچہ فرش پر آ رہا۔ اس کے سر پر چوٹ لگی اور وہ رونے لگا۔

"اب یاد رکھو!" یہودی نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔ "اس سے تمہیں یہ سبق ملا ہے کہ دنیا میں کسی پہ اعتبار نہ کرنا۔"

(مرسلہ حافظ فضل الرحمٰن لبشیر ربوہ)

○ وسیع القلبی ○

رومیوں کا فرمانروا نقفور (نائسفورس) ——— نے خلیفہ ہارون الرشید کے ساتھ کئے گئے عہد توڑے۔ جزیہ دینا بند کیا اور خلیفہ کو دو دفعہ اس سے جنگیں کرنی پڑیں جس کی وجہ سے خلیفہ ہارون الرشید اس کے خلاف غصے سے بھرا ہوا تھا۔

ہرقلہ کی فتح کے بعد مسلمانوں نے یہاں سے جو قیدی پکڑے ان میں شہر کے بطریق اعظم کی حسین و جمیل بیٹی بھی تھی جو نقفور کے بیٹے سے منسوب تھی۔ نقفور کو جب اس کے قید ہونے کا حال معلوم ہوا تو اس نے اپنے زود رنج بطریق کے ہاتھ ہارون کو یہ خط بھیجا:-

"عبداللہ ہارون امیرالمومنین
کے نام شہنشاہ روم نقفور

Digitized by khalafat Library Rabwah

اے بادشاہ! میری ایک حاجت
ہے جو اگر تو پوری کردے تو نہ تیرے
دین کو نقصان پہنچے گا اور نہ دنیا
کو۔ وہ یہ کہ ہرقلہ کے قسطرنی کی لڑکی
جو میرے بیٹے سے منسوب تھی،
اسلامی فوج کے ہاتھ غنیمت میں آ
گئی ہے۔ اگر تو از راہ عنایت میری
درخواست کو قبول کرکے، وہ لڑکی
مجھے دے دے تو میں تیرا بے حد
شکر گزار ہوں گا۔"

ہارون نے اس لڑکی کو طلب کیا۔ جب وہ
سامنے گئی تو اسے آراستہ کرکے ہر قسم کا شاہانہ
ساز و سامان کے ساتھ نقفور کے پاس بھجوا دیا
اور اپنے قاصد کے ہاتھ عطریات اور تحفے بھی
بھیجے۔" (الہارون۔ مصنفہ عزیز احمد نصر۔ مترجمہ
محمد احمد پانی پتی۔ صفحہ ۱۴۱، ۱۴۲)

مرسلہ: ملک محمود احمد راولپنڈی صدر)

○

خوف خدا

ہارون الرشید سخت گیر مشہور تھا۔ لیکن اکثر
اپنی موت کو یاد کرکے رو بھی پڑا کرتا تھا۔

ایک دفعہ محفل جمی تھی۔ ابو العتاہیہ قلم پڑھ
رہا تھا اور لکھ رہا تھا:۔

"اے خلیفہ! خدا کرے تو ہمیشہ
جاہ و جلال کے زیر سایہ رہے
ہر قسم کی نعمتیں صبح و شام تیرے
پاس آئیں اور تو ان سے فائدہ
اٹھائے۔"

خلیفہ بڑی دلچسپی اور شوق سے قلم سن
رہا تھا۔ یکایک ابو العتاہیہ نے یہ اشعار پڑھے:۔

"لیکن جب نزع کا وقت آ پہنچے
گا اور سانس سینے کے اندر گھرگھرائے
گا۔ اس وقت تجھے اس بات کا
علم ہوگا کہ اب تک تو اندھیرے
اور دھوکے میں رہا۔"

یہ اشعار سن کر ہارون کی ہچکی بندھ گئی اور
بے اختیار رونے لگا۔ فضل بن یحییٰ برمکی نے رشید
کی یہ حالت دیکھی تو ابو العتاہیہ سے کہا:۔

"میں نے تجھے اس لئے بلایا تھا کہ تو
امیر المومنین کو خوش کرے لیکن الٹا
تو نے انہیں رلانا شروع کر دیا۔"

لیکن ہارون الرشید نے فضل بن یحییٰ کو خاموش کر دیا
اور کہا:۔

"ابو العتاہیہ کو کچھ نہ کہو، یہ جو کچھ
کہتا ہے سچ کہتا ہے اس نے ہمارے
چچا کا حال دیکھا ہوا ہے یہ نہیں
چاہتا کہ ہمارا بھی وہی حال ہو۔"

(الہارون۔ صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷)

(مرسلہ۔ ملک محمود احمد راولپنڈی صدر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

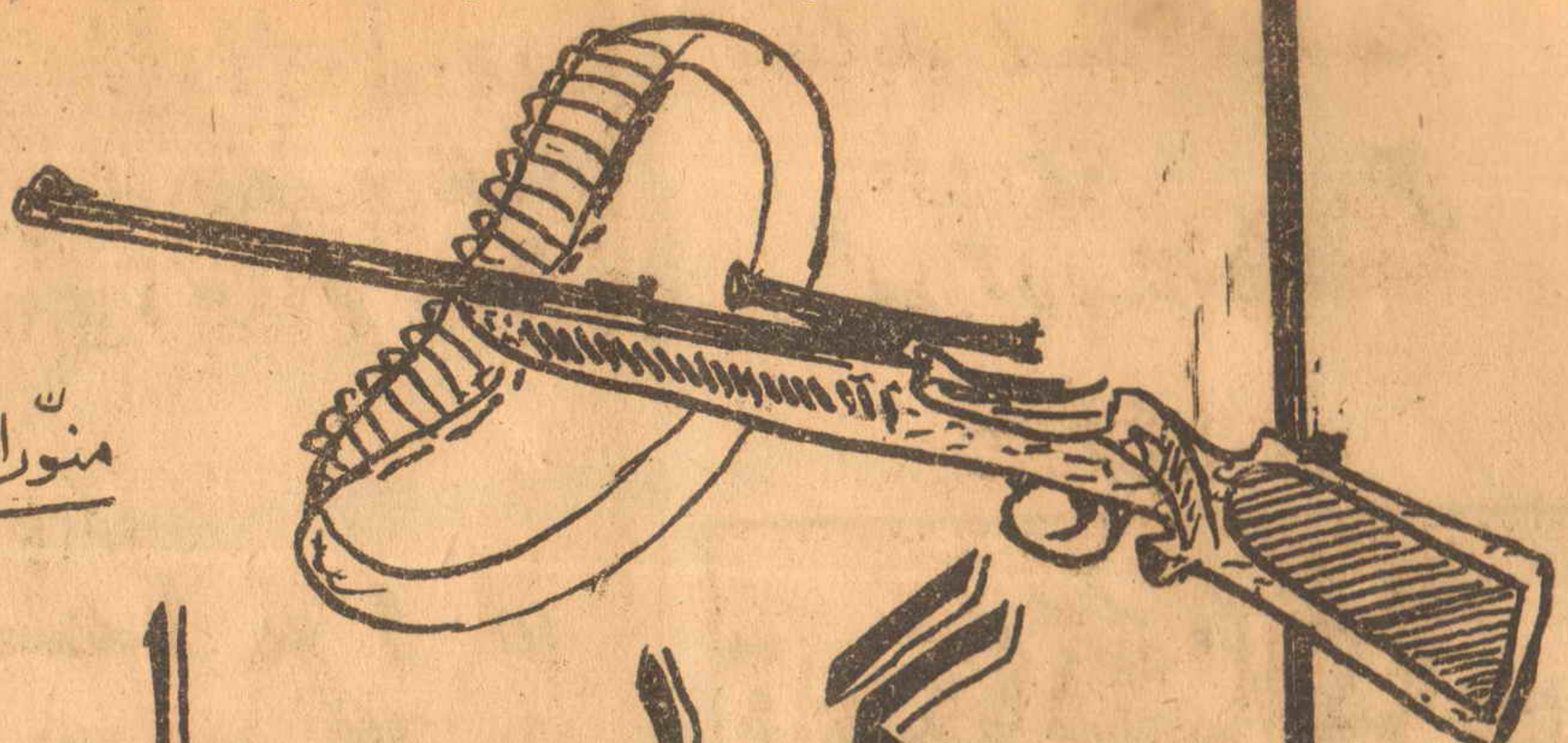

منور احمد خالد

گولی مارو!

انگریزی کا ایک ابتدائی قاعدہ ہے do اور does یا go اور goes یا بعض جگہ خالی "s" لگانا پڑتا ہے۔

اکثر طلباء اس میں غلطی کر جاتے ہیں۔ آیئے آج آپ کو ایک ایسا طریقہ بتائیں جس سے آپ یہ غلطی نہیں دُہرائیں گے۔

آپ یوں سمجھئے کہ یہ "es" یا "s" جو زائد لگانا پڑتا ہے یہ گولی ہے۔ بہت کارآمد گولی۔ جس کو گولی مارنا مقصود ہو اس کو اس گولی سے ماریں۔ کم خرچ اور بالا نشین ہے۔ اصلی گولی بہت مہنگی ہو گئی ہے نا!

اب لطیفہ یا نکتہ سے پہلے یہ خیال رہے کہ:-

(۱) اپنے آپ کو تو کوئی گولی نہیں مارتا اس لئے "I" کو کبھی does نہ کریں۔

(۲) ہم چند دوست عزیز بیٹھے ہیں تو اس میں آپ بھی شامل ہیں۔ اس لئے "We" کو کبھی "does" نہ کریں۔

(۳) "تم"۔ جو تمہارے ساتھ بیٹھا اور آپ سے دوستانہ گفتگو کر رہا ہے وہ آپ کا دشمن نہیں اس لئے "You" کو بھی گولی نہ ماریں

(۴) "وہ" اگر زیادہ ہوں تو آپ ایک آدھ کو گولی ماریں گے اتنے میں وہ آپ کو پکڑ کر ماردیں گے اس لئے اگر دشمن زیادہ ہوں تو ہرگز گولی نہ ماریں۔ وہ تو اردو کے "دیو" اور پنجابی کے "دے" ہیں اس لئے "They" کو کبھی گولی نہ ماریں۔

اب جو باقی رہ گئے ہیں ان کو بغیر سوچے سمجھے گولی ماردیں نشانہ کبھی خطا نہ جائے گا۔ لیکن اب رہ کون گیا۔ صرف ایک آدمی یا ایک عورت یا وہ کوئی بھی جو آپ کے پاس آنے سے شرماتا ہے۔ یہ ہیں آپ کے اصلی دشمن یعنی۔ "He"، "She" اور "It"۔ اور کوئی بھی مثلاً

Digitized by khalafat Library Rabwah

اسلم، سلمیٰ، زید، ثریا، گڑیا، بلی، بچوں
وہ کوئی بھی جو آپ کے پاس نہیں ہیں لیکن اگر
دو یا دو سے زیادہ ہیں تو پھر وہ بھی "ہم"
ہیں:-

(۶) فیصلہ یہ ہوا کہ:-

(1) I go, I drink, I eat.
(2) We go, We drink, We eat.
(3) You go, You drink, You eat.
(4) They go, They drink, They eat.

لیکن

(5) He goes, He drinks. He eats.
(6) She goes, She drinks. She eats.
(7) It goes, It drinks. It eats.
(8) Aslam goes, Aslam drinks, Aslam eats.
(9) Father goes, Father drinks, Father eats.
(10) Father and mother go. Salma and Asia go.

Rashid and Aslam go.

وغیرہ وغیرہ

کہیئے۔ گولی پسند آئی؟

قاعدہ یسرنا القرآن

یہ مشہور معروف و مقبول عام قاعدہ سنہ ۱۹۰۴ء سے چھپ رہا ہے اور اب تک کروڑوں کی تعداد میں چھپ چکا ہے اس قاعدہ کے ذریعہ چار برس کا بچہ نہایت آسانی کے ساتھ صرف چھ ماہ میں قرآن شریف ختم کر لیتا ہے۔

اس قاعدہ کو پڑھ کر اردو پڑھانے کے لئے نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جتنی مدت میں بچہ صرف اردو پڑھتا ہے اس سے بہت کم مدت میں بچہ قاعدہ اور قرآن شریف اور اردو تینوں پڑھ لیتا ہے۔

منگوانے کا پتہ

مکتبہ یسرنا القرآن

دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہ۔ مساوات ہ

"ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز"

اسلام کی ایک بڑی خصوصیت اس کی یہ حسین تعلیم ہے کہ دنیا کے سارے لوگ حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔ اس لئے اسلام کی نظر میں آقا، غلام، امیر، غریب، چھوٹا بڑا سب برابر ہیں۔ اس کے سامنے صرف ایک چیز ہے جس کے ذریعے وہ درجوں اور مرتبوں میں فرق کر سکتا ہے اور وہ چیز ہے۔ برائیوں کو چھوڑ کر نیک عمل کرنا۔ انسانی مساوات کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بہت مشہور ہے کہ سب کے سب لوگ آدمؑ کی اولاد ہیں"۔

اور آدمؑ مٹی سے بنا تھا۔

اسی طرح اسلام نے رنگ و نسل۔ اور رہن سہن کے طریقوں کو ختم کر دیا اور تمام طبقوں کے حقوق مقرر فرمائے۔ جس میں عورت، مرد، مزدور، کارخانہ دار، مالک اور مزارع سبھی شامل ہیں۔ البتہ اگر درجوں میں فرق ہے تو وہ نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے ہے۔

ایک دفعہ ایک سفر میں کھانا پکانے کے لئے صحابہؓ نے آپس میں کام تقسیم کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جنگل سے لکڑیاں لانے کا کام میں کروں گا"

صحابہؓ نے کہا۔ "حضور! آپ پر ہمارے ماں باپ قربان! آپ یہ کام کیوں کریں؟"

حضورؐ نے فرمایا۔ "میں اپنے ساتھیوں میں رہ کر امتیاز پسند نہیں کرتا"۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

پس ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ملک طارق لئیر فاضر۔ ربوہ)

○

۶ ستمبر

۶ ستمبر کا دن کس قدر اہمیت کا حامل ہے اسی سے ہم سب بخوبی آشنا ہیں۔ وطنِ عزیز کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والے جیالے سپاہی آج کے دن ہمیں بہت یاد آتے ہیں۔ ہم انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں جنہوں نے اپنے خون سے پاک دھرتی کی حفاظت کی۔ یہی پاک دھرتی

جس کے چپے چپے سے ہمیں محبت ہے۔

آج سے بارہ سال قبل ۱۹۶۵ء میں بھارت نے اچانک پاکستان پر حملہ کر دیا۔ لیکن پاکستان کی فوج کے زندہ دل سپاہیوں نے انہیں منہ توڑ جواب دیا۔ انہوں نے اپنے خون سے پاک سرزمین کو رنگین کیا اور اپنی جانیں قربان کر دیں مگر پاک دھرتی پر آنچ تک نہیں آنے دی۔ بھارت کی فوج سازوسامان کے لحاظ سے پاکستانی فوج سے کئی گنا زیادہ تھی لیکن پاکستانی سپاہیوں کو دشمن کی کثرت اور سازوسامان کی فراوانی اور اچانک حملہ مرعوب نہ کر سکا۔

پوری قوم بھارتی جارحیت کے سامنے سینہ تان کر کھڑی ہو گئی۔ بڑے تو بڑے۔ بچے بچے کی زبان پر پاکستان کی سالمیت اور بقاء کی حفاظت کا جذبہ اور لب پر پرسوز دعائیں تھیں۔ پاکستانی عوام نے اپنے پورے جوش و خروش کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا اور خدا کے فضل و کرم سے کامیاب و کامران رہے۔

اس موقع پر قوم میں اتحاد کا بے مثال جذبہ دیکھنے میں آیا۔ بچے، بوڑھے اور جوان سب نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق جہاد میں حصہ لیا۔ بچوں تک نے خون کا نذرانہ پیش کیا۔ ایثار و قربانی کی ناقابلِ فراموش داستان رقم کی۔ اسی اتحاد اور اتفاق کی وجہ سے دشمن کی اتنی بڑی تعداد کو شکست فاش دی

Digitized by khalafat Library Rabwah

اپنے خون سے مادرِ وطن کی حفاظت کرنے والوں کی فہرست بہت لمبی ہے تاہم بریگیڈیر شامی شہید، پولس حسن اور سرور شہید جیسے جیالوں کے نام اور ان کے بے مثال کارنامے ہمیشہ تاریخ میں محفوظ رہیں گے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے خون سے پاک دھرتی کو جلا بخشیں۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:-

"تمہاری ماں مادرِ وطن آج تم کو پکار رہی ہے اور تم سے قربانی کا تقاضا کرتی ہے۔ پاکستان کی سالمیت اور بقا کی خاطر تمہارے خون کا آخری قطرہ بھی خرچ ہو جانا چاہیئے"

(عبدالحلیم احمد - ربوہ)

○

استاد کا احترام

اساتذہ کا احترام نہایت ہی لازمی ہے اساتذہ کا احترام والدین کی طرح کرنا چاہیئے کیونکہ وہ ہمارے روحانی والدین ہوتے ہیں۔ اور وہ ہمیں اچھی اچھی باتیں بتاتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم جس سے پڑھتے ہو اس کا ہمیشہ ادب و احترام کرو۔ خواہ تم نے اس سے پڑھنا چھوڑ دیا ہو پھر بھی اس کی عزت کرو۔

ایک جگہ آیا ہے کہ:-

ایک ان پڑھ عورت کا بیٹا پڑھا لکھا تھا کسی نے اس عورت سے کہا۔

"تم اپنے بیٹے سے کیوں نہیں پڑھ لیتیں؟"

عورت نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ:-

"میں اپنے بیٹے سے اس لئے نہیں پڑھتی کہ بعض دفعہ میں اسے کسی بات پر جھڑک دیتی ہوں۔ یا اونچی نیچی بات کرتی ہوں اسے استاد بنانے کی صورت میں میں اس کا احترام نہیں کر سکتی۔ اسی لئے میں اس سے نہیں پڑھتی"

اساتذہ کا احترام بہت لازمی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے اساتذہ کا احترام کریں۔ وہ جہاں کہیں ملیں انہیں نہایت ادب کے ساتھ سلام کریں۔ ان کے حکم کی تعمیل کریں جب وہ کلاس میں آئیں تو ان کے احترام میں کھڑے ہو جائیں اور اس وقت تک نہ بیٹھیں جب تک وہ خود نہ بیٹھ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اساتذہ کے احترام اور ان کا ادب کرنے کی پوری توفیق عطا کرے۔

(فاخرہ باجوہ۔ ربوہ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

مظلوم کی آہ

بچو پرانے زمانہ کی بات ہے کہ ایک قصبہ تھا جس میں بہت سے غریب لوگ آباد تھے۔ اس قصبہ کی زیادہ آبادی مزدوروں اور غریب کاشت کاروں پر مشتمل تھی۔ یہ محنت کش دن بھر کی محنت کے بعد اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ

بھرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کما لیتے اس طرح یہ لوگ اپنی زندگی کے دن گزار رہے تھے

اسی قصبہ میں ایک تندرست اور طاقتور آدمی جابر نامی بھی رہتا تھا۔ اس کی ایک بوڑھے شخص کے ساتھ بڑی گہری دوستی تھی جابر بڑا ہوشیار اور چالاک تھا۔ اس قصبہ کے مزدور دن بھر جنگل میں لکڑیاں کاٹتے اور شام کو ان لکڑیوں کی قیمت سے اپنا پیٹ بھرتے۔

ایک دن جابر نے ایک غریب اور کمزور مزدور سے وہ لکڑیاں جو اس نے دن بھر کی محنت کے بعد جمع کی تھیں نہایت سستے داموں خرید لیں۔ اور پھر انہیں مہنگے داموں بیچ دیا۔ جس سے جابر کو بہت نفع ہوا۔ اب اس کا معمول بن گیا۔ کہ وہ غریب مزدوروں سے روزانہ زبردستی سستے داموں لکڑیاں خرید لیتا اور مہنگے داموں بیچ ڈالتا۔

اس طرح جابر بڑا مالدار بن گیا۔ جابر کا بوڑھا دوست جابر کو ہمیشہ اس ظلم سے منع کرتا کہ وہ غریبوں سے کم دام پر لکڑیاں نہ خریدا کرے اور غریبوں کو ان کا پورا معاوضہ دیا کرے۔ مگر جابر نہ مانا اور اس کا ظلم دن بدن بڑھتا گیا۔

ایک دفعہ ایک غریب مزدور نے سوچا کہ وہ اپنی لکڑیاں جابر کو کم قیمت پر نہیں دے گا یہی مشورہ اس نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو بھی دیا لیکن جابر نے انہیں ایسا نہ کرنے دیا اور اپنی طاقت کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے کچھ مزدوروں کو مار مار کر لہولہان کر دیا۔ مزدور بے چارے کیا کرتے؟ لیکن ان کے دل سے جابر کے خلاف بددعا نکلتی تھی۔

اس طرح جابر نے ظلم کر کے مزدوروں کی لکڑیوں سے ایک بہت بڑی مال لگا لی تھی اور وہ اپنے قصبے کا سب سے زیادہ امیر کبیر بن گیا

Digitized by khalafat Library Rabwah

تھا۔ اور خوب عیش و عشرت سے اپنی زندگی گزار رہا تھا۔

ایک دن کیا ہوا کہ اچانک رات کے وقت جابر کی ٹال میں آگ لگ گئی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے سب لکڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ جابر نے جب یہ حال دیکھا تو اپنا سر پیٹ لیا۔ وہ پھر پہلے کی طرح غریب ہو گیا۔ مزدوروں پر اب اس کا رعب نہ چلتا تھا۔ وہ پریشان حالت میں اپنے بوڑھے دوست کے پاس گیا۔ اور سارا واقعہ سنایا۔ بوڑھے نے کہا۔ میں نے تمہیں کتنی بار کہا تھا کہ غریبوں پر ظلم کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ مگر تم باز نہ آئے۔ یہ مظلوموں کی آہ کا اثر ہے جس نے تمہارے کاروبار کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔

چنانچہ اس کے بعد جابر نے ظلم سے توبہ کر لی اور خود بھی محنت مزدوری کر کے روزی کمانے لگا۔

(نسیم اقبال گوندل۔ گڑھا احمدیہ (سندھ)

○

شریر لڑکا

خالد بڑا شریر اور ظالم لڑکا تھا۔ وہ جس جانور کو دیکھتا اس کے پیچھے لگ جاتا۔ اسے تنگ کرتا اور مار پیٹ کر بھگا دیتا۔ اگر بدقسمتی سے کوئی جانور اس کے ہاتھ آ جاتا تو اکثر اسے جان سے مار ڈالتا۔ اس کے علاوہ وہ جب اپنے سے چھوٹے بہن بھائیوں کو دیکھتا تو وہ اس سے اس قدر ڈرتے کہ جس طرح چوزے چیل سے ڈرتے ہیں۔ وہ اسے دیکھتے ہی اپنے ابو امی کے پاس چلے جاتے۔

خالد کے والدین اسے اس قسم کی شرارتوں سے اکثر منع کرتے مگر وہ باز نہ آتا۔ کئی مرتبہ تو انہوں نے اسے دوپہر کا کھانا نہ دیا۔ مگر وہ بھوک سہہ کر بھی اپنی شرارتوں سے باز نہ آتا۔ شاید اس قسم کی شرارتیں اس کی عادت بن گئی تھیں۔ گاؤں والوں نے

بھی اسے بہت سمجھایا مگر وہ کسی کی نہ سنتا۔ یہاں تک کہ گاؤں کے لوگ اس سے نفرت کرنے لگے۔ خالد کا معمول تھا کہ جب کبھی کسی پالتو جانور کو دیکھتا اور سمجھتا کہ اس کا مالک موجود نہیں تو اسے مارنے پیٹنے لگتا۔ اگر قابو نہ آتا تو ڈھیلے مارنے لگتا۔ اگر کہیں اس جانور کا

Digitized by khalafat Library Rabwah

مالک نظر آجاتا تو فوراً بھاگ جاتا۔ لیکن جب اس سے پوچھا جاتا تو خالد کو چھوٹ کی اتنی مشق تھی کہ فوراً بدل جاتا اور قسمیں کھا کھا کر کہتا کہ کہ مَیں نے کچھ نہیں کیا۔

ایک دن اس نے ایک ایسی بلّی کو پکڑا جو اڑوس پڑوس سے بہت ڈرتی تھی۔ اور ہر وقت چھپی رہتی تھی۔ لیکن رات کو نکلتی تھی اور صبح غائب۔ لیکن خالد نے نہ جانے کس طرح اس بلّی کو پکڑ لیا۔ اور اس کے گلے میں رسی باندھ کر اسے سکول کی گراؤنڈ میں لے گیا۔ شام کا وقت تھا اس نے بلّی کو پیٹنا شروع کیا۔ اور پیٹتا رہا۔ بلی بے چاری چیختی چلاتی رہی۔ مگر اسے ذرا رحم نہ آیا۔ آخر بلّی نے جھنجھلا کر خالد کے پاؤں پر اپنے تیز دانت گاڑ دیئے۔ اب تو خالد کو بلّی چھوڑتے ہی بنی۔ اس کے پاؤں میں سخت درد ہونے لگا اور خون کے فوارے چھوٹ پڑے۔ خالد رونے چلانے لگا۔ اور اس کے لئے چلنا مشکل ہو گیا۔ آخر لوگوں نے اسے ہسپتال پہنچایا۔

خالد اس زخم کی وجہ سے ۶ ماہ تک ہسپتال میں رہا اور تب کہیں یہ زخم ٹھیک ہوا اور وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوا۔

اس سزا کی وجہ سے خالد نے جانوروں کو چھیڑنے اور تنگ کرنے کی عادت چھوڑ دی اور اس واقعہ کے بعد اس نے کبھی کسی جانور کو تنگ نہ کیا۔

(محمد اسحٰق ساجد بہادر پورہ۔ نارووال)

○

فضول خرچی

کہتے ہیں کہ ایک نیک آدمی بہت ہنسی خوشی زندگی گزار رہا تھا۔ کسی قسم کی کمی نہ تھی مال کی فراخی، نوکروں کی ریل پیل غرضیکہ ہر طرح پرسکون ماحول تھا۔ لیکن ایک بات اسے بہت پریشان کر رہی تھی۔ اور اس کی خوشیاں غم میں تبدیل کر رہی تھی۔ اس غم کی وجہ سے وہ دن بدن کمزور ہوتا جا رہا تھا۔ وہ بات یہ تھی کہ اس کا بڑا بیٹا انجم بہت ہی فضول خرچ تھا۔ اور باپ کی جائیداد کو بڑی بے دردی سے خائع کرنے کی طرف مائل تھا۔ باپ نے اسے ہر چند سمجھایا مگر بے سود۔ آخر تھک ہار کر بوڑھا خدا تعالیٰ کے آگے سر بسجود ہوا۔ ایک دن جونہی نماز تہجد سے فارغ ہوا۔ اس کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

اُس کے ذہن میں انجم کی اصلاح کے لئے ایک ترکیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈال دی گئی تھی صبح ہوتے ہی اس نیک دل آدمی نے اپنے مکان کے اوپر ایک بہت ہی خوبصورت ٹینکی بنوائی۔ اور اس میں پانی بھروا دیا۔ تاکہ گھر کی ضروریات اس پانی سے پوری کی جاسکیں جب ٹینکی بھر گئی تو اس نے ٹینکی کے انجن کو خواب کر دیا۔ فضول خرچ لڑکے نے اپنی عادت کے مطابق پانی جلد ہی ضائع کر دیا اور ٹینکی خالی ہو گئی۔ سارے دن کی ضروریات نے لڑکے کو خوب پریشان کیا۔ اب جب پانی کی ضرورت ہوتی تو اسے دوسروں کے گھروں سے پانی لا کر دینا پڑتا۔

دوسرے دن پھر نیک آدمی نے پہلے دن کی طرح کیا۔ اس دن بھی فضول خرچ لڑکے نے پہلے دن کی طرح کیا اور سارا پانی ضائع کر دیا۔ پھر سارا دن بالٹی اٹھائے دوسروں کے گھروں سے پانی لاتا رہا۔

نیک دل آدمی ہر روز ایسا ہی کرتا۔ آخر تنگ آکر لڑکے نے پانی کے اسراف کو چھوڑ دیا۔ اور ایک دفعہ بھری ہوئی ٹینکی دو دن تک کے لئے کافی ہو جاتی اور بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ دن کے لئے یہ پانی کافی ہوتا۔

جب نیک آدمی کو یہ معلوم ہو گیا کہ فضول خرچ لڑکے میں کچھ احساس پیدا ہو گیا ہے تو اس نے لڑکے کو بلایا اور بڑے ہی پیار سے کہا۔

"پیارے بیٹے! یہ وہی ٹینکی ہے جس کا پانی تمہاری فضول خرچی کی وجہ سے دوپہر سے قبل ہی خرچ ہو جاتا تھا۔ اب اسی ٹینکی کا پانی دو دو تین تین دن ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔ وہ کونسی ذہنیت ہے جس نے پانی کو بڑھا دیا۔ صرف اور صرف موقع کے مطابق خرچ کرنا۔ یاد رکھو فضول خرچی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔"

اس کے بعد انجم نے فضول خرچی کی عادت سے توبہ کر لی۔

پیارے بچو! دیکھا آپ نے؟ کہ انجم کے والد صاحب نے اسے کس طرح سمجھایا اور وہ فضول خرچی سے باز آگیا۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہر قسم کے اسراف سے بچیں اور اپنے مستقبل کو روشن کریں۔

(محمد لئیق ربانی۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

○

۳
تین دوست

کسی شہر میں تین دوست رہتے تھے ان میں سے ایک بہت امیر تھا۔ دوسرا غریب اور تیسرا درمیانے درجہ کا۔ امیر دوست کو اپنے غریب ساتھی سے بہت ہمدردی تھی اس نے کئی مرتبہ اس کی مدد بھی کی پھر بھی اسکی حالت سُدھر نہ سکی۔

ایک روز اس نے اپنے اس دوست کو ایک سو اشرفیاں دے کر کہا کہ وہ ان سے کوئی کام دھندا

Digitized by khalafat Library Rabwah

مشروح کرے۔ غریب دوست نے امیر دوست کا شکریہ ادا کیا اور اشرفیاں لے کر اپنے گھر کی

طرف چل دیا۔ راستے میں اس نے اپنے بچوں کے لئے کچھ گوشت اور دوسرا سودا خریدا اور اُسے اشرفیوں سمیت ایک گٹھڑی میں باندھ کر سر پہ رکھ لیا۔ جب وہ گھر کی طرف چلا تو اچانک ایک چیل نے جھپٹا مارا اور گٹھڑی لے اڑی۔

دوسرے روز جب یہ تینوں دوست ملے تو انہوں نے اس واقعہ پر بہت افسوس کیا اور امیر دوست ایک مرتبہ پھر اس کی مدد کرنے پر آمادہ ہو گیا۔

اس پر غریب دوست نے کہا۔ کہ چونکہ اس کی قسمت ہی اچھی نہیں ہے اس لئے اس کی حماقت سدھرنے کا کوئی امکان نہیں اور وہ اب کوئی امداد قبول نہیں کرے گا لیکن جب امیر دوست کا اصرار حد سے بڑھ گیا کہ وہ ایک مرتبہ پھر قسمت آزمائی کرے تو وہ راضی ہو گیا۔ اس نے کہا کہ اس مرتبہ وہ بہت احتیاط سے کام لے گا۔ اس نے اشرفیوں کو گھر لے جا کر چپکے سے ایک پرانے مٹکے میں چھپا دیا اور اپنی بیوی کو کچھ بھی نہ بتایا۔

دوسرے روز ایک کمہار گدھے پہ چوہے بنانے کی عمدہ مٹی بیچتا ہوا اس طرف آیا تو اس کی بیوی نے کمہار سے ایک بورا مٹی خرید لی۔ چونکہ اس کے پاس پیسے نہیں تھے اس لئے قیمت کے بدلے وہ پرانا مٹکا دے دیا۔ جس میں اس کے شوہر نے اشرفیاں چھپا رکھی تھیں۔

شام کو گھر لوٹنے پر جب غریب آدمی کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے اپنا سر پیٹ لیا۔

کچھ عرصے بعد جب تینوں دوست پھر ملے تو غریب آدمی نے سارا واقعہ سنایا تو دونوں دوستوں کو بے حد رنج ہوا۔

اس کے بعد دوسرے دوست نے اس کی مدد کرنا چاہی اور اسے کچھ پیسے دینے چاہے تو اس نے کہا کہ "اللہ نے چاہا تو اس پیسے سے اس کی قسمت بدل جائے گی۔ یہ سن کر امیر آدمی نے اس کا مذاق اڑایا۔ غریب دوست نے بھی مذاق سمجھ کر پیسے قبول کر لیا۔ اور گھر جا کر اپنی بیوی کو دے دیئے۔ بیوی نے یہ پیسے الماری کے ایک طاقچے میں رکھ دیئے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

چند دنوں بعد اس غریب آدمی کی پڑوسن جو ایک مچھیرے کی بیوی تھی۔ ان کے گھر آئی اور کچھ پیسے مانگے تاکہ دھاگہ خرید کر اپنے شوہر کے مچھلی پکڑنے والے جال کی مرمت کر سکے

غریب آدمی نے وہ پیسے جو اس نے طاقچے میں رکھے اسے دے دیئے

پھر ایہت خوش ہو اور اپنی بیوی سے کہا۔ کہ پہلی مرتبہ جو کچھ اس کے جال میں پھنسے گا وہ سب اس کو دے دے گا۔ جال میں پہلی مرتبہ ایک چھوٹی سی مچھلی پھنسی۔ جو اس نے اس غریب آدمی کے گھر بھیجدی۔ اس کی بیوی نے جب مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اس میں سے ایک بہت قیمتی پتھر نکلا۔ دوسرے روز اس نے پتھر کا ذکر اپنی پڑوسن سے کیا۔ جو ایک جوہری کی بیوی تھی۔ جب جوہری کو پتہ لگا۔ تو وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ ہیرا ہے اس نے اپنی بیوی کو خبر لانے کے لئے غریب آدمی کے گھر بھیجا مگر اس کی بیوی نے پتھر بیچنے سے انکار کر دیا۔ آخر جوہری نے قیمت بڑھانی شروع کر دی اور ایک لاکھ اشرفیوں تک پہنچ گیا۔ تو اس نے یہ ہیرا اس کو دے دیا اور ایک لاکھ اشرفیاں لے لیں۔

اس رقم سے اس نے ایک عالی شان مکان تعمیر کیا۔ بیوی بچوں کے لئے عمدہ عمدہ کپڑے اور طرح طرح کی بہت ساری چیزیں خرید کر مکان میں مزے سے رہنے لگا۔

کچھ عرصے بعد جب تینوں دوست ملے تو اس کی حالت دیکھ وہ بہت خوش ہوئے اور پوچھا یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے

(نصیر احمد انجم۔ سرگودھا)

جوابات ذہنی ورزش

(۱) قادیان (۲) ربوہ
(۳) فرانس (۴) اردن
(۵) روس (۶) کراچی
(۷) ملتان (۸) لاہور

Digitized by khalafat Library Rabwah

بزمِ تشحیذ

پہلے "ناصرات" کے صفحات "بیت" "ناصرات" کے عنوان سے ہوا کرتا تھا۔ مجھے "ناصرات" میں لیٹ بقبول ہوا تھا۔ آپ سے درخواست ہے کہ یہ سلسلہ پھر سے شروع کریں۔ کیونکہ اب یہ صفحات اپنی نصف دلکشی کھو چکے ہیں۔ مقابلہ دوبارہ شروع ہونے سے ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ نیز ناصرات بھی شروع کریں۔ جس میں ناصرات کے خطوط شائع ہوں۔

(طاہرہ حبیب احمد۔ حافظ آباد)

ہمارا پیارا رسالہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ ہم اس کی ترتیب میں حصہ لے کر اس کو چار چاند لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(زاہدہ فاخرہ، رضوانہ۔ ربوہ)

ہمیں تشحیذ الاذہان میں علمی و ادبی مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔ ہم سب بہن بھائی اسے شوق سے پڑھتے ہیں۔ اتنا اچھا رسالہ شائع کرنے پر مبارک باد قبول فرمائیں!

(ملیشہ کنول۔ کنری سندھ)

جولائی کا شمارہ پڑھا حد تک پر لطف تھا۔ "مسلمان بچوں کے کارنامے" پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ نماز باجماعت اور ملفوظات بہت اچھے تھے البتہ "ناصرات کے صفحات" میں اب کوئی دلچسپ بات نہیں ہوتی

(رفعت سلطانہ۔ پیر محل)

جولائی کا شمارہ پا کر چین آیا۔ سرورق قابلِ تعریف تھا۔ "شگفتہ شگفتہ" بہت پسند آیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ تشحیذ دن بدن بہتر سے بہتر ہوتا چلا جائے۔

(عابدہ محمود۔ کراچی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

خبرنامہ شہید

• مجسمۂ آزادی

نیویارک (امریکہ) کی بندرگاہ پر ایک دیوہیکل مجسمہ نصب ہے جسے مجسمۂ آزادی (STATUE OF LIBERTY) کہا جاتا ہے اس مجسمے کا خیال فرانس نے پیش کیا تھا اور اس کی لاگت میں سے ۱/۲ لاکھ ڈالر فرانس میں جمع کئے گئے تھے۔ اس مجسمے کا معمار "فریڈرک آگسٹ" تھا۔ ۲۸ اکتوبر ۱۸۸۶ء کو یہ مجسمہ آراستہ ہوا اور اسے جزیرہ "بیڈلوئی" میں نصب کیا گیا۔ یہ جزیرہ ۱۹۵۶ء سے "آزادی کا جزیرہ" کہلاتا ہے۔ مجسمے کو ایک عورت کی شکل میں تعمیر کیا گیا ہے جو اپنے دائیں ہاتھ میں مشعل بلند کئے ہوئے ہے۔ اس مجسمے کی بلندی ۱۵۱ فٹ ہے اور اسے ۱۵۴ فٹ اونچے سٹول پر نصب کیا گیا ہے۔ اس پر تانبے کی ۳ سو چادریں چڑھی ہوئی ہیں جن کی موٹائی $\frac{3}{32}$ ۱ انچ ہے۔ مجسمے کے سر پر کھڑے ہونے اور نظارہ کرنے کا مقام سطح سمندر سے ۲۶۰ فٹ بلند ہے اور مجسمے کے سٹول پر "ایما لیزاریس" کے مندرجہ ذیل اشعار کندہ ہیں:-

"مجھے دے دو۔ اپنے تھکے ماندے اور مفلس، اپنے ابتر جسم جو آزادی کی خاطر میں سانس لینا چاہتے ہیں۔ ساحل چھوڑنے کے ذلیل انکار کو۔ ان سب کو، بے گھر، طوفانوں کے ستائے ہوؤں کو، میری طرف بھیج دو، میں اپنی قندیل سنہری دروازوں کے پاس اٹھائے ہوئے ہوں۔"

○

• کراچی

آبادی کے لحاظ سے دنیا کے ۱۷ ویں درجے شہر کراچی کا رقبہ ۱۱۲۶ مربع میل ہے اور آبادی ۵۴ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ پاکستان کا سب سے پہلا دارالحکومت اب صوبہ سندھ کا دارالحکومت ہے۔ قائداعظمؒ اسی شہر سے تعلق رکھتے تھے۔ کراچی ایشیا کی اہم بندرگاہ ہے۔ منوڑہ کے مقام پر جو لائٹ ہاؤس بنایا گیا ہے اس کی بلندی ۱۴۸ فٹ

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہے۔ جبکہ کراچی ٹیلی ویژن سنٹر کے نشریاتی میدان کی بلندی ۳۰.۵ فٹ ہے۔

کراچی کا میری ویدر ٹاور بھی جس کا سنگِ بنیاد ۱۸۸۴ء میں جیمز فرگوسن نے رکھا تھا ایک خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ کراچی کے پہلے مسلمان میئر جناب خدا بخش مرحوم تھے۔ کراچی اپنی بلند و بالا عمارتوں، طویل سڑکوں، لاتعداد بستیوں اور دیگر خصوصیات کی بنیاد پر دور دور تک شہرت رکھتا ہے۔ یہاں کی جماعت احمدیہ بھی نہایت فعال جماعتوں میں سے ہے۔

(محمد اشرف نوشاہی۔ سمن آباد کراچی)

○

• چوہوں کے خلاف مقدمہ:

۱۵۲۱ء میں

لیوسری (فرانس)

میں سینکڑوں چوہوں

پر اس لئے مقدمہ چلایا گیا

تھا کہ ان پر جَو کی فصل کو

بھاری نقصان پہنچانے

کا الزام تھا۔

عدالت نے ایک

معتبر وکیل کو ملزموں کی طرف سے عذر داری

کے لئے مقرر کیا۔ چوہے پہلے پیش پر حاضر

عدالت نہ ہوئے لیکن ان کے وکیل نے عدالت میں پرزور بحث کی کہ ضلع کے تمام چوہوں کو مشترکہ سمن جاری کیا جائے کیونکہ یہ تمیز کرنا قطعی ناممکن ہے کہ ان میں کون خطاکار ہے اور کون معصوم؟ عدالت نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے قصبے کے تمام چوہوں کے نام مشترکہ سمن جاری کیا لیکن چونکہ اس مرتبہ بھی عدالت میں حاضر نہ ہوئے۔ ہاں ان کے وکیل نے عدالت کے سامنے بڑی اچھی طرح بحث کی اور کہا کہ ملزم دراصل مدعیان کی خونخوار بلیوں کے خوف سے عدالت میں حاضر ہونے سے قاصر ہیں اور ان کے لئے عدالت کے حکم کی تعمیل صرف اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ آمد و رفت کا راستہ محفوظ ہو۔ وکیل نے عدالت کو مزید یقین دلایا کہ اگر مدعیان اپنی بلیوں سے چوہوں کی سلامتی کی ضمانت کا اقرارنامہ بھریں تو میرے مؤکل بخوشی عدالت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔

عدالت نے اس عذر کو قبول کر لیا۔ لیکن مدعیان ایسا کوئی اقرارنامہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ لہٰذا مقدمہ خارج کر دیا گیا۔

(خلیل احمد سولنگی۔ گوجرانوالہ)

○

تشحیذ الاذہان کی فوری اشاعت کے لئے زرِ تعاون بھیجئے!

Digitized by khalafat Library Rabwah

مزاحیہ

چھالی جان سے ملاقات

زاہدہ نذیر۔ دارالیمن غربی۔ ربوہ

ہمیں تشحیذ کا دفتر دیکھنے کا بے حد شوق تھا۔ مگر ہمارا یہ شوق کسی طور پورا نہ ہو پاتا تھا ربوہ میں رہتے ہوئے بھی ہم یہ نہ جانتے تھے کہ تشحیذ کا دفتر کہاں ہے۔ ہم لفظ دفتر ہی تصور میں دفتر کا نقشہ کھینچے رہتے کہ اس طرح بڑی سی میز ہوگی۔ جس پر کاغذوں کے پلندے پڑے ہونگے۔ نیچے ردی کی ٹوکری تشریف فرما ہوگی اور بھائی جان ان پلندوں کو پڑھ کر کچھ تو ایک طرف رکھتے جاتے ہوں گے۔ اور باقی ظالم ردی کی ٹوکری کے پیٹ میں جاتے ہوں گے۔

لیکن حقیقت کا روپ کبھی نہ دیکھ سکے کیونکہ تشحیذ کا چندہ چھالی جان ہی جمع کرواتے تھے پھر بھلا ہمیں دفتر کا پتہ کون بتاتا۔ لیکن ایک دن ڈرتے ڈرتے ہم نے چھالی جان سے پوچھ ہی لیا کہ تشحیذ کا دفتر کہاں ہے؟

انھوں نے گھور کر ہمیں دیکھا اور پوچھا۔

"کیوں تمہیں کیا کام ہے؟"

"کچھ نہیں ویسے ہی پوچھ رہی ہوں۔ پتہ تو چلے کہ ہمارا دفتر ہے کہاں"۔ ہم نے مسمسی شکل بنا کر جواب دیا۔

ہماری بات سن کر وہ کچھ نرم پڑ گئے اور کہنے لگے "ایوان محمود" میں!

"ویری گڈ! مزا آگیا! ہم تو ضرور جائیں گے"۔ ہم نے خوشی سے نعرہ بلند کیا۔

"تم دفتر کیا لینے جاؤ گی۔ وہاں تو مرد ہی مرد ہوتے ہیں۔" چھالی جان نے ہمیں ڈانٹ پلائی۔ ہم چپکے ہو رہے۔ لیکن دل میں کہنے لگے "مرد ہوتے ہیں تو ہوا کریں ہم تو اپنے شفیق بھائی سے ضرور ملیں گے"۔

ہمیں شفیق بھائی سے ملنے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہو چلا تھا ایک دفعہ ان کی سریلی آواز میں تقریر سن چکے تھے۔ اس لئے انھیں دیکھنے کا شوق دوچند ہو گیا تھا۔

آخر ایک دن اس شوق کی تکمیل کے لئے "ایوان محمود" جا پہنچے۔ اب ہمارے سامنے تین گیٹ تھے اور ہم سوچ رہے تھے کہ کس

Digitized by khalafat Library Rabwah

طرف سے داخل ہوں۔ کافی سوچ بچار کے بعد آگے قدم بڑھایا۔ کیاریوں میں رنگ برنگے پھول اپنی بہار دکھا رہے تھے۔ ہمیں دیکھ کر یوں جھومنے لگے جیسے ہمارا استقبال کر رہے ہوں۔

سامنے سے آتے ہوئے ایک آدمی سے ہم نے تشحیذ کے دفتر کا پتہ پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ ادھر سیڑھیاں چڑھ کر بائیں طرف سے جائیں اوپر کمرہ دفتر تشحیذ کا ہے

ہم خوشی سے ہنستا بولتا سوچتے ہوئے سیڑھیاں پھلانگتے اوپر پہنچے۔ اب سوچنے لگے کس طرف والا کمرہ ہوگا۔ تینوں اطراف تو کمرے تھے۔ ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ وہی آدمی اوپر آگیا اور ہمیں بتایا ہے وہ سامنے والا کمرہ دفتر تشحیذ ہے۔ ہم اس کا شکریہ ادا کئے بغیر اس کمرے کی طرف لپکے۔

دروازہ کھلا تھا۔ کمرہ ہمارے خیالات کے عین مطابق تھا۔ بھائی جان اور دو تین اور آدمی تشریف فرما تھے۔ ہم بلا جھجک اندر گھس گئے اور سلام داغ دیا۔ بھائی جان نے عینک کے شیشوں سے ہمیں جھانکا اور ان کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں جیسے کہہ رہے ہوں کہ "یہاں اور حوا کی بیٹی"۔

ہم ایک طرف کرسی پر بیٹھ گئے اور بغیر تکلفی سے بھائی جان سے گویا ہوئے۔ "شفیق بھائی آپ یہاں چھپے بیٹھے ہیں۔ باہر کوئی بورڈ وغیرہ بھی نہیں لگا کہ کوئی آ جائے۔ دیکھ لیں ہم پھر بھی آن ٹپکے۔ بھائی جان آپ نے میری کہانیاں لطیفے خط میں سے ایک چیز بھی شائع نہیں کی۔ لگتا ہے کچھ رشوت وغیرہ لیتے ہیں آپ!"

ہمارا اتنا کہنا تھا کہ بھائی جان کا پارہ ایک دم ۱۱۰ درجے پہ پہنچ گیا۔ منہ غصے سے لال بھبھوکا ہو گیا اور کرسی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ "یہ تمیز ہے تمہاری۔ دفتر میں آکر یوں مردوں سے بات کر رہی ہو۔ میں آج ہی تمہارے گھر خط لکھتا ہوں"۔

ان کی یہ بات سن کر ہم سُن سے رہ گئے۔ فوراً بولے۔ "بھائی جان ہم تو خیدہ جمع کروانے آئے تھے۔ یہ لیں خیدہ!" مگر انہوں نے ہماری ایک بات نہ سنی اور ہم بدحواس ہو کر ایک ایک کی بجائے چار چار سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے اتر رہے تھے کہ دھڑام سے نیچے آ گرے اور ہماری آنکھ کھل گئی

جب پوری طرح ہوش میں آئے تو معلوم ہوا کہ یہ خواب تھا۔ دراصل ہم تشحیذ کے دفتر تو گئے تھے لیکن اتفاقاً دفتر بند تھا اور ہم نیچے آ کر شعبہ مال میں خیدہ جمع کروا کر آئے تھے اور رات کو پھر بھائی جان سے اتفاق کا سوچتے سوچتے سو گئے تو یہ خواب دیکھا۔

اب جب ہم ملتے ہیں تو "الرحمٰن لمحمود" کے سامنے سے گزرتے ہوئے بے اختیار بھائی جان سے ملنے کو جی چاہتا ہے لیکن پھر خیال آتا ہے کہ اگر شفیق بھائی نے ایسی ہی شفقت فرمائی تو؟

یہی سوچ کر دل پہ ہاتھ رکھے آگے گزر جاتے ہیں۔

••

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحہ پر

جناب مظفر احمد منصور ایم ایس سی (زراعت) لائلپور

آلو کی پوریاں

ترکیب: آدھ سیر آلو لے کر ان کو اُبال لیں اور چھیل کر ان میں حسبِ ضرورت نمک مرچ گرم مصالحہ۔ دھنیا اور انار دانہ ڈال دیں۔ اب ان کو اتنا پیس لیں کہ ان میں قدرے لیس پیدا ہو جائے۔ پھر ان آلوؤں کی چکلے بیلنے پر باریک پوریاں بنا لیں۔ کچھ دیر کے بعد ان کو گرم گرم گھی میں ڈال دیں۔ اگر ان پوریوں پر انڈہ لگا کر تلیں تو زیادہ مزیدار بنیں گی۔ سرخ ہونے پر نکال لیں۔ گرم گرم پوریاں چٹنی کے ساتھ کھائیں تو بہت لطف آئے گا۔ آپ یہ پوریاں چائے کے ساتھ مہمانوں کو بھی پیش کر سکتی ہیں۔

بشریٰ کوکب۔ جھنگ صدر

بال لمبے کرنے کے لئے

خالص سرسوں کا تیل لے کر اس میں خشک آملے ڈال دیں پھر انہیں گرائی میں ڈال کر خوب اچھی طرح گرم کریں جب آملوں کا سارا اثر تیل میں نکل آئے تو آملے نکال دیں۔ اب تیل کو کسی شیشی میں ٹھنڈا کر کے ڈال لیں۔ نہانے سے ایک گھنٹہ پہلے سر میں اس تیل کی مالش کریں۔

بعد میں کسی اچھے سے شیمپو سے دھو لیں۔ بال خوب لمبے ہوں گے۔ سر دھونے کے بعد تیل لگانے کی ضرورت نہیں۔

کام کی باتیں:

اگر تھرماس میں بدبو پیدا ہو جائے تو ایک پیالی سرکہ لے کر تھرماس میں ڈال دیں اور اسے ہلائی جائیں بعد میں تھوڑے پانی

Digitized by khalafat Library Rabwah

سے دھو دیں۔

- روزانہ کے استعمال شدہ کپڑوں کو دھوتے وقت اگر لیموں کا عرق شامل کر لیں تو میل بہت جلد اتر جائے گا
- اگر زیتون یا سلاد کے تیل پر جھاگ پیدا ہو جائے تو بوتل کو گرم پانی میں رکھنے سے جھاگ ختم ہو جاتی ہے۔

(بشریٰ کوکب۔ جنگ صدر)

○

"۷" کا کرشمہ

ایڈیلیڈ۔ ۷ر جولائی (رائٹر) آسٹریلیا کے شہر ایڈیلیڈ میں ایک عورت نے ایک بچے کو جنم دیا ہے جو حسن اتفاق کی بہترین مثال قرار دیا جا سکتا ہے۔ بچہ ۱۹۷۷ کے ساتویں مہینے کے ساتویں دن، صبح ٹھیک سات بج کر سات منٹ پر پیدا ہوا۔ اور اس کا وزن ۷ پونڈ ۷ اونس ہے۔ بچے کے والدین اسے دنیا کا خوش قسمت ترین بچہ قرار دے رہے ہیں۔ (روزنامہ امروز۔ ۸ر جولائی ۱۹۷۷ء)

مرسلہ: فرزانہ قیصر حیات۔ جمعہ شاہ مقیم

خوشنما تتلی

موتیوں اور ستاروں سے بنایئے!

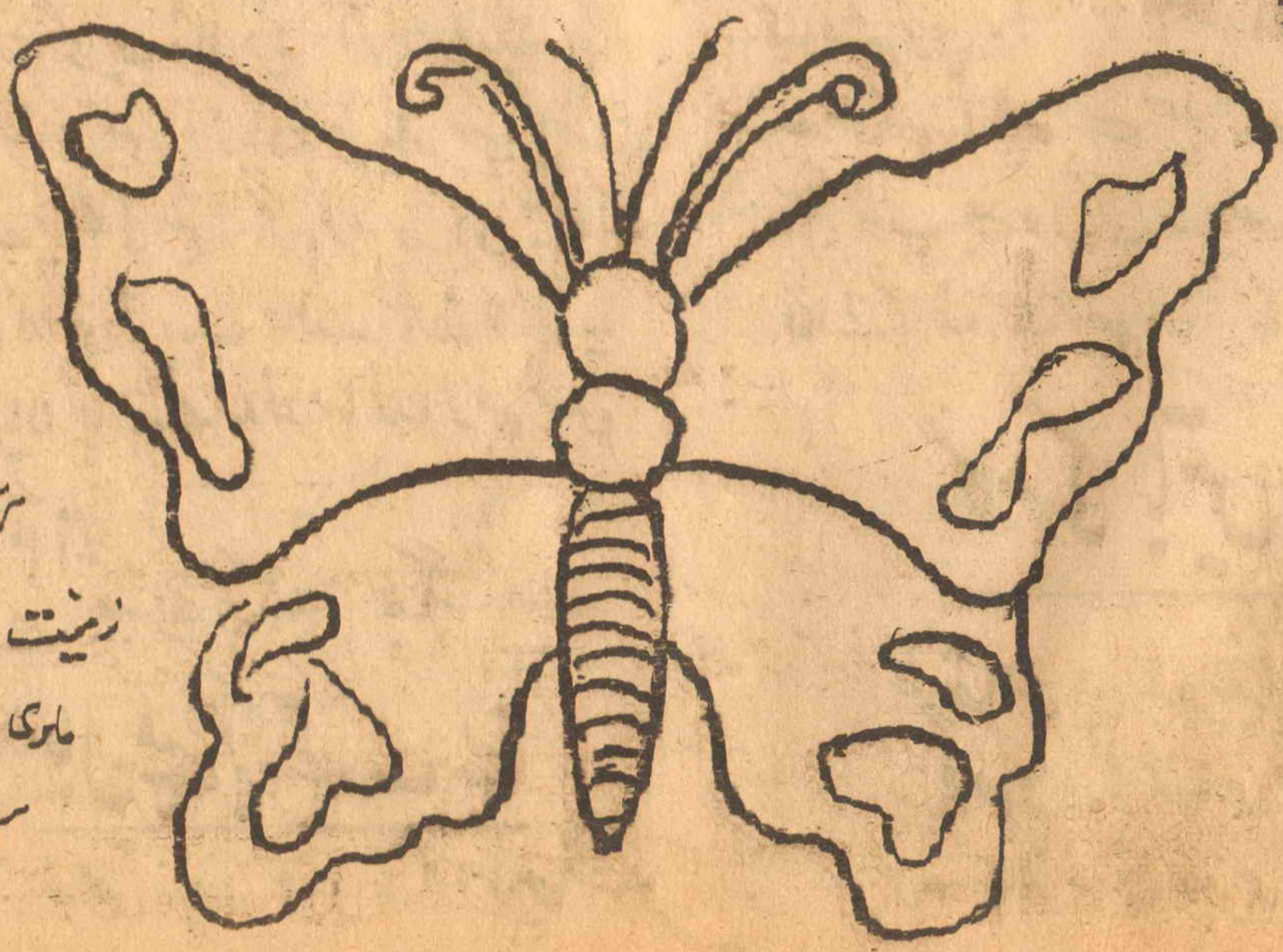

مرسلہ:

زینت الاسلام۔

ماریہ پور۔

کراچی

Digitized by khalafat Library Rabwah

مَیں کون ہوں؟

منوّر احمد۔ ربوہ

اس امر میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ میں ایک انسان ہوں۔ ہاں شاید آپ کو اس بارہ میں شبہ ہو کہ میں اشرف المخلوقات ہوں یا میں بحیثیت انسان وہ عظیم وجود ہوں جس کی خاطر ارض و سما کی محفل کو آراستہ و پیراستہ کیا گیا۔ اور میں اس امانت کا متحمل ہوا ہوں۔ جس کے اٹھانے سے زمین و آسمان عاجز رہے اور پہاڑوں نے جس سے انکار کر دیا اور وہ عظیم ذمہ داری اگر اسے پہاڑوں پر نازل کیا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے

آج دنیا مذہب کے نام پہ انسانیت سوز مظالم کرتی ہے اور جانوروں سے بھی بدتر سلوک کرتی ہے تو کیا ہوا؟ آج سے ۱۴ سو سال پیشتر بھی تو اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کا عظیم الشان نعرہ بلند کرنے والے کے ساتھ یہی تو سلوک کیا گیا تھا۔ جو سید البشر تھا۔ جو انسانِ کامل تھا اور میں جس کا ادنیٰ غلام ہوں

یہ عجیب طرح کا دور ہے کہ میں ایک سچا مسلمان ہوں لیکن دنیا مجھے آئینی اغراض کی خاطر غیر مسلم قرار دیتی ہے۔ ہائے افسوس جب سے زمین و آسمان بنے ہیں آج تک ایسا ظلم کبھی نہیں ہوا ؎

"ہمارے دل کی خواہش ہے کہ سارا جگ مسلمان ہو
مگر یہ جھینپتے پھرتے ہیں ہم سے بھی مسلمانی"

خدا کے رسولؐ اور توحید پہ میرا کچا ایمان ہے۔ میں عاشقِ رسولؐ ہوں اگر دنیا پھر بھی مجھے کافر کہتی ہے تو بصد شوق کہے میں تو وہی کہوں گا جو میرے آقا نے فرمایا ؎

"بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم"

؎ جب سے اے یار مجھے یار بنایا ہم نے
ہر نئے روز نیا نام رکھایا ہم نے

میرے بھائیو اور بہنو! آپ کی طرح مجھے بھی یہ فخر حاصل ہے کہ اس زمانہ کے ہادی و مصلح پہ مجھے ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ میں ایک سچا احمدی ہوں جس کے

Digitized by khalafat Library Rabwah

یعنی سچے مسلمان کی ہیں میری روح اور جسم
کو دل و جاں اسلام پہ قرباں اور میری جان
کا ذرہ ذرہ نثار رسول اللہ پر فدا ہے۔ میں خادم
قرآن بھی ہوں اور ؎

جاں بیچی ہے بردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ایک ادنیٰ
طفل ہوں۔ مجھے اپنا مقام معلوم ہے میں جانتا
ہوں کہ غلبۂ اسلام آج پھر مجھ سے معاذ اور
سعوذ جیسی قربانیاں طلب کر رہا ہے۔ ہاں!
اسلام مجھ سے ایک دفعہ پھر یہ مطالبہ کرتا ہے
کہ میں حضرت علی رضؓ جیسی شجاعت اور مردانگی لے کر
اندر سیدھا گھس جاؤں۔ جابر بن عبداللہؓ، ابو سیاس رضؓ
حسیلؓ ۔۔۔۔ اور انس رضؓ بن مالک جیسے مسلم
بچوں کے سینہ کی کارناموں سے رشتۂ اسلام کے
اوراق میں سنہری باب کا اضافہ کروں۔ سو میں
اس کے لئے تیار ہوں۔ میں اسلام کی فتح اور غلبہ ہی
کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے
کے لئے مستعد ہوں کہ یہی معہود کے لشکر
کا ایک ادنیٰ لیکن بہادر سپاہی ہوں

امید ہے کہ آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ
میں کون ہوں؟ اگر نہیں تو عرض کروں کہ ؎

رسول اللہ کا بندہ محمد کی امت
ہے احمد سے بیعت خلیفہ سے نسبت
ہر اک نام میرا محمد نہیں احمدی ہیں

معلومات

● ایلزبتھ بلیک ویل (برطانیہ) دنیا کی پہلی لیڈی ڈاکٹر تھیں۔

● "سنو خرگوش" (Snow Rabbit) دنیا کا واحد خرگوش ہے جو موسم کے مطابق رنگ بدلتا ہے۔ گرمیوں میں براؤن اور سردیوں میں وہ سفید رنگ تبدیل کر لیتا ہے۔

● فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی طالبہ "عابدہ طومیہ" جنگ ۶۵ء کی پہلی شہید تھیں
(قدیر احمد۔ کھوکھر)

مشہور دواخانہ مرطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں۔

اوقات: صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک
شام ۴ بجے " ۸ "

باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۲۸۴۴

Digitized by khalafat Library Rabwah

لطیفے

پہلا: "جانتے ہو میری رگوں میں ہمیشہ نئی خون دوڑ رہا ہے؟"

دوسرا: "ماں کی طرف سے یا باپ کی طرف سے؟"

پہلا: "نہیں۔ بلڈ بنک کی طرف سے۔"

(نصیر احمد۔ جھنگ صدر)

ایک پادری ایک بچے سے گفتگو کر رہا تھا۔

"بیٹے کیا تم خدا کا شکر ادا کرتے ہو؟"

بچہ: "نہیں۔ لیکن میری امی ضرور کرتی ہیں۔"

پادری: "وہ کس طرح؟"

بچہ: "خدا کا شکر ہے کہ یہ اب سو گیا ہے۔"

(خاور افتخار۔ ربوہ)

مالک: "یہ کون شیطان کی خالہ بھاگ دوڑ رہی ہے؟ تمام گرد حلق میں جا رہی ہے۔"

نوکر: "آپ کی خالہ ہیں جو پرسوں کراچی سے آئی ہیں۔"

(احمد زکریا رضوان۔ لاہور)

دو لڑکے بازار میں گلی ڈنڈا کھیل رہے تھے

دہاں سے ایک آدمی گزرا تو گلی اس کے ٹخنے پر لگی۔ اس نے چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیا کہ "ہائے مر گئے اگر میرے ٹخنے پر آنکھ ہوتی تو پھر کیا ہوتا؟"

گاہک نے توتلے دوکاندار سے پوچھا۔

"بھائی گندم کا کیا بھاؤ ہے؟"

دوکاندار بتانے کے لئے۔ او..... او.....

تو گاہک بولا۔

"بس بس۔ تم اتنی دیر میں شارٹ سرحد میں دوسرے دوکاندار سے پوچھ کر آتا ہوں۔"

(صدیقہ بی بی۔ پھیرو چیچی ضلع شیخوپورہ)

تین دوست آپس میں کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔ درمیان والا دوست ان کی ہر بات کی مخالفت کرتا جاتا۔ آخر تنگ آکر ایک نے اس سے پوچھا۔ "تم اُلو ہو یا گدھے؟"

"دونوں کے درمیان!" اس نے جواب دیا

(زاہدہ پاچہ۔ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

پروفیسر صاحب کلاس روم میں آئے اور اپنی کتابیں میز پر رکھ کر باہر چلے گئے۔ شاگردوں نے تھوڑی دیر انتظار کیا اور کھسک گئے۔

اگلے روز پروفیسر صاحب سخت برہم تھے۔ بولے۔ "جب میری کتابیں موجود تھیں تو یہ کیسے سمجھ لیا گیا کہ میں غائب ہو گیا ہوں؟"

دوسرے روز جب وہ کلاس روم میں داخل ہوئے تو دیکھا کمرہ خالی ہے اور ڈیسکوں پر صرف کتابیں رکھی ہیں۔

(کاشفہ سمیرا۔ ربوہ)

ایک شخص ریڈیو کی دکان پر اپنا پرانا ریڈیو خرید فروخت کرنے کے لئے لے گیا۔ دکاندار نے ریڈیو کی خراب حالت دیکھ کر کہا۔

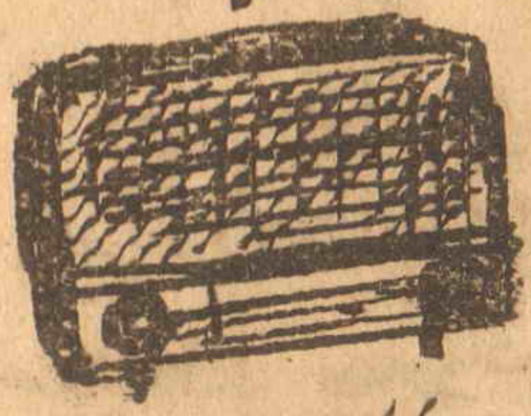

"میں اس ریڈیو کا ایک سو روپیہ دے سکتا ہوں"

اس شخص نے حیران ہو کر کہا:۔

"کیسی طرح ایک سو روپیہ ——؟ میرے پڑوسی تو تین سو روپے طرح اس بات کے دے رہے ہیں کہ میں اسے نہ بیچوں۔"

(راشدہ معود۔ کراچی)

کسی شخص کے گھر کو آگ لگ گئی۔ مگر وہ بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

کسی نے اس سے پوچھا۔

"میاں آپ آگ کیوں نہیں بجھاتے؟ خالی ہاتھ بیٹھے کیا کر رہے ہیں؟"

اس نے فوراً جواب دیا۔

"خالی ہاتھ کہاں بیٹھا ہوں۔ میں تو بارش کے لئے دعا مانگ رہا ہوں۔"

(عبدالرؤف شاھد۔ ربوہ)

ایک بے تکلف بزم میں سالک صاحب مصروف گفتگو تھے۔ دفعتہً پاس کے کمرے سے نوکر غلام رسول مہر کی آواز آئی۔

"سنئے تو سالک صاحب! میرے پاس ضلع راولپنڈی کے ایک صاحب بیٹھے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ گاندھی جی نے سنہ انیس سو ستتر میں خلال تقریر کی تھی۔ بھلا یہ ستتر کیا چیز ہوتی ہے؟"

سالک صاحب نے وہیں سے جواب دیا۔

"یہ ستتر (۷۷) کی بیوی ہوتی ہے۔"

(منور احمد طاہر۔ کوٹ احمدیہ)

ایک صاحب تیز تیز چلے جا رہے تھے۔ ایک آدمی نے پوچھا۔ "صاحب اتنی جلدی جلدی کہاں جا رہے ہو؟" وہ غصے میں بولے۔ "جہنم میں۔ چلنا ہے تو چلو دیر مت کرو!"

(ابراہیم احمد شفیق دارالنصر غربی ربوہ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجالس کی رپورٹ

قابلِ تقلید مجالس، مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۷۶-۷۷ء

ذیل میں ان مجالس کے اسماء درج کئے جا رہے ہیں جنہوں نے یکم جون ۱۹۷۷ء تک مکمل فرما دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دوسری مجالس بھی اپنے یکم سال رواں جلد از جلد مکمل فرما کر اس بقون الاولون میں شامل ہوں۔ (نعمت اللہ بشارت۔ سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضلع سرگودھا: سرگودھا شہر، ۸۷ جنوبی۔ اورحہ، ٹی ڈی اے، رکھ چراگاہ۔

ضلع جھنگ: جھنگ شہر، جھنگ صدر، ۴۹۷ ج ب، چاہ کوروالہ ۵/۳۷۔

ضلع لائلپور: دارالذکر، دارالفضل۔ ۲۰۳ ربہ، ۱۲۱ ج ب گوکھووال، ۲۱۹ ج ب گنڈا سنگھ، ۶۶ ج ب، ۶۰ ج پ شہباز پور، ۳۴ ج ب، ۸۹ ج ب رتن، جڑانوالہ، ۹۲ گ ب، ۶۴۴ گ ب، ۳۱۲ ج ب، ۵۲ گ ب، ۲۰۸ گ ب،

ضلع ملتان: دیا پور، خانیوال، ۳۷۳ B. ضلع ہاڑی۔

ضلع مظفر گڑھ: ۱۳۰ ٹی ڈی اے۔

ضلع شیخوپورہ: چوہڑکانہ، مچھلی ورک،

ضلع کراچی: ماڈل روڈ، سوسائٹی کراچی، ناظم آباد، عزیز آباد۔ صدر

ضلع گوجرانوالہ: گوجرانوالہ۔ چک پھانی، کولو تارڑ، سکھیکی منڈی،

ضلع لاہور: مغلپورہ، شاہدرہ فیکٹری،

ضلع گجرات: کھوکھر غربی،

ضلع حیدرآباد: حیدرآباد۔ فیروز آباد فارم، گوٹھ محمد عبداللہ

ضلع خیرپور: گوٹھ علی محمد، گوٹھ فتح فتح دین، حیرہ، گوٹھ فضل آباد۔ گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

ضلع نواب شاہ : گوٹھ امام بخش، قمر آباد مورو،
قاضی احمد، دودڑ، گوٹھ حاجی رسول بخش،
اودڑہ سکرنڈ، محراب پور، ہیر یار روڈ۔
گوٹھ لطف محمد۔
نور نگر فارم (ضلع تھرپارکر)
شکارپور (ضلع سکھر)
جیکب آباد،
انور آباد (ضلع لاڑکانہ)
ضلع جہلم : چکوال، محمود آباد
تربیلا ڈیم۔ (ضلع ہزارہ)
پشاور

وقار عمل :

مورخہ ۲۹ مئی کو مجلس اطفال الاحمدیہ دارالذکر لائلپور نے یوم صحت، جسمانی اور وقار عمل منایا۔

پروگرام صبح ۷ بجے شروع ہوا اور ۱۰ بجے تک جاری رہا۔ کھیلوں کا پروگرام ایم سی پرائمری سکول فیکٹری ایریا کی گراؤنڈ میں ہوا۔ رسہ کشی، کرکٹ اور دوڑ کے مقابلوں میں بچوں نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔

بانٹنے والی مل میں وقار عمل کے ذریعہ مسجد کی صفائی اور رنگ و روغن کی گئی۔ وقار عمل کے بعد ۳۰۔ اطفال نے پرچہ حل کیا۔ دعا کے بعد یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(نعیم احمد فضل قائد اطفال۔
مجلس دارالذکر۔ لائلپور)

○

قابل تقلید اضافہ

مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد کے مہتممین اور اطفال ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" کی خریداری میں اضافہ کے لئے بہت محنت اور لگن سے کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت اس مجلس میں ۱۲۵ رسالے جاری ہیں جبکہ پہلے بہت کم تعداد میں رسالے اس مجلس میں جاری تھے۔ آپ بھی اپنے رسالہ کی خریداری میں اضافہ کے لئے سعی کر کے ممنون فرمائیں۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا چندہ سالانہ صرف دس روپے ہے

(منیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

○

دینی معلومات

بے شمار دینی معلومات کا مجموعہ۔ جو بچوں اور نوجوانوں کے علم میں اضافہ کا باعث ہے۔ اس کا پانچواں ایڈیشن خدا تعالیٰ کے فضل سے چھپ چکا ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اسی طرح خدام و اطفال بھائی ہم سے خط و کتابت کر کے استفادہ کریں۔ محصول ڈاک مفت۔

(منیجر شعبہ اشاعت)

طلبگار رد ائی اور جواب کے لئے اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(منیجر تشحیذ الاذہان)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

شیزان

ایک بار نہیں سو بار نہیں
ئیں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے سب سے مزے دار

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بندر روڈ - کراچی

Monthly TASH-HEEZ-UL-AZHAN Rabwah

TABUK 1356 S.H. —— SEPTEMBER 1977 —— *Editor* : M. Shafique Qaiser

Digitized by khalafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

انشاءالعزیز ھمارا اجتماع مورخہ 4 ، 5 ، 6 نومبو/نبوت کو ایوان محمود مین منعقد ھو رھا ھے ۔ ناظمین اطفال زیادہ سے زیادہ اطفال کو شرکت کیلئے تیار کریں ۔ حسب ذیل امور کا خاص خیال رکھیں ۔

تیاری اجتماع :۔ ھر طفل کے پاس موسم کے مطابق بستر ۔ کلاس ۔ پلیٹ ۔ پٹی ۔ سوئی دھاگہ ۔ ٹارچ ۔ کاپی ۔ پنسل ۔ نصف سیر چنے اور رومال ھونا چاھئے ۔

علمی مقابلے :۔ حسب ذیل علمی مقابلے ھوں گے ۔ (1) حفظ قرآن کریم (سورۃ البقرہ کی پہلی ستره آیات اور قرآن کریم کی آخری دس سورتیں) (2) تلاوت قرآن کریم (سورۃ الکوثر زبانی) (3) نظم خوانی ''ھر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ھم نے'' کے پہلے دس شعر زبانی (4) ''جمال و حسن قرآن نور جان ھر مسلمان ھے'' پوری نظم زبانی صحیح تلفظ کے ساتھ (5) آذان (6) معلومات عامہ (7) تقریری مقابلے (8) پیغام رسانی چار اطفال کی ایک ٹیم (9) مشاھدہ معائنہ (10) مضمون نویسی (محنت ، سچائی اور دیانتداری میں سے کسی ایک عنوان پر سات سو سے ایک ہزار الفاظ پر مشتمل مضمون لکھوایا جائیگا ۔ کاغذ مرکز مہیا کرے گا ۔

عناوین تقریری مقابلے :۔ حب وطن ۔ خدمت خلق ۔ حضرت عمر فاروق رضؓ ۔ علم ایک خزانہ ھے

نوٹ :۔ تقریر کا وقت تین منٹ ھو گا ۔

ورزشی مقابلے :۔ دوڑوں اور اونچی و لمبی چھلانگوں کے علاوہ نٹ بال ۔ کبڈی اور ثابت قدمی کے مقابلے ھونگے ۔

تفصیل ھدایات مجالس کو الگ بھجوائی جا رھی ھیں ۔ ان کے مطابق پوری تیاری کے ساتھ اجتماع میں شرکت کریں ۔

شفیق احمد طاھر
مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔